

۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُحْيِي وَيُمِيتُ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَنْتِهِم بَعْدَ وَكُلِّ  
مَعْلُومٍ لَكَ وَبَعْدَ دُخْلِكَ وَرِضَى نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ  
إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ

مكشوفات منازل احسان

المعروف به

مقالات حکمت دار الاحسان

لِلتَّقْسِيمِ وَالتَّوْزِيعِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
لانتفاع و النفع

لِجَمِيعِ اِمْتَرِ سَيُّوْلِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لرضات الله تعالى ورسوله الكريم صلى الله عليه واله وسلم- امين

مؤلف: ابو نيس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام انجاف الصحاف لمقبول مصطفین دار الاحسان  
فیصل آباد  
پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ  
 اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاَمِيِّ وَعَلَى اٰلِهِ وَرَاحَتِهِمْ وَعَقْرَتِهِمْ وَكُلِّ مَلَكٍ مِّنْكَ وَبِعَدْوِ خَلْقِكَ  
 وَرِضَى نَفْسِكَ وَبِقُدْرَتِكَ وَمَدَادِ كَلِمَاتِكَ اَسْتَفِضُّ لَكَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيمِ وَرَتَّبْ اِلَيْهِ بِحَقِّ رِاقَتِهِم

نماذج

امروز سعید سه شنبه ۲۱ صفر المظفر ۱۴۰۹ هجری القدری

## جلد پانزدہم (۱۵)

طبع \_\_\_\_\_ اول

طبع \_\_\_\_\_ نثار آرٹ پریس پرائیویٹ لمیٹڈ، لاہور

طابع \_\_\_\_\_ مستفیض دارالاحسان، فیصل آباد



مقام اشاعت

المقام الخفاف لصحاف مقبول لمصطفین دارالاحسان

مستفیض دارالاحسان چک ۲۲۲ (سویہ) سمندری روڈ ضلع فیصل آباد پنجاب  
 فون نمبر: ۴۶۶۰۰ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ، العلقه



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ○ مَا سَاءَ اللَّهُ لِقُوَّةِ إِلَّا بِاللَّهِ  
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَحَبِيبِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعِزَّةِ بَيْتِهِ  
 مَعْلُومٌ لَكَ وَيَعْلَمُ خَلْقَكَ وَرَضَى نَفْسِكَ وَزَيَّنَتْ عَرْشَكَ وَمَدَادَ كَلِمَاتِكَ أَسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ  
 يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا قُدُّوسُ يَا قُدُّوسُ

## مقالاتِ حکمت جلد پانزدہم کی افتتاح اہلاً و سہلاً

۹۱۸۶

سارا دین، ساری طریقت، نفس کی مخالفت  
 کی تشریح ہے۔ - یا حی یا قیوم

الحمد للہ العظیم

عالمہ خیرالترقیین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۸۷

جن باتوں سے اللہ نے بندوں کو

باز رہنے کا حکم دیا ہے،  
ان کی مخالفت کرنا، اصطلاح میں نفس

کہلاتا ہے۔ یا حی یا قیوم

المحمد للعق القیوم  
فان الله خير الرازقین  
والله ذو الفضل العظیم

۹۱۸۸

نفس کے حقوق کی فہرست — طویل  
مگر اللہ کا بندہ ہر حق سے فارغ ہو کر ہی  
ذاتِ حق کی طرف آیا کرتا ہے۔

یا حی یا قیوم

المحمد للعق القیوم  
فان الله خير الرازقین  
والله ذو الفضل العظیم

۹۱۸۹

قَالُوا بَلَىٰ

أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ

کی صدا ہر وقت، ہر جگہ، گونجتی رہتی ہے  
قَالَوْا اِلٰہِیْکَ عَمَدَ کَانَکَ اِنکَار۔ تیری سستی کا موجب۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَقِّ الْقَبُوْمِ

فَاِنَّہٗ خَبِرَ الرَّزَقِیْنَ

وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۹۱۹۰

جب تک اللہ کسی بندے کو اپنا بندہ نہیں  
بناتا، توبہ النصوح کر سکتا ہی  
نہیں۔ یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَقِّ الْقَبُوْمِ

فَاِنَّہٗ خَبِرَ الرَّزَقِیْنَ

وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۹۱۹۱

ملاست۔۔۔۔۔ اصل توبہ النصوح

سلامت میں صفائی کا جواز نہیں ہوتا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم

خافه خير الراقيين

والله ذو الفضل العظيم

۹۱۹۲

کسی بھی شے کو بچا کر مت رکھ

بھری ٹھفل میں لٹا دے افر

موتوا قبل ان تستوتوا کی منزل کے

داؤ پر ، جو بھی شے رکھتا ہے ،

لگا دے - اپنی جان تو ہے ، ہی نہیں ،

انہی کی ہے ، انہی کو لوٹا دے -

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم

فانه خير الراقيين

والله ذو الفضل العظيم



۹۱۹۲

دم بھر کے لیے بھی غیر حاضری گوارا نہیں۔

—\*—

حاضرِ غیبِ حاضر ہوتا ہے تو کیا ہوتا ہے ؟  
پریشان کر دیا جاتا ہے۔

—\*—

میرا اور غیبِ حاضر ؟  
یہی اس کی سزا ہوتی ہے۔

یا حی یا قیوم

العَمَدُ للهِمَّ القَيُّومُ

فَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّزَقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۱۹۲

ہر صفت اللہ کی صفت ہے

جس میں بھی کوئی صفت پیدا ہوئی ،  
اللہ ہی کی طرف سے ہوئی۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۹۵

تیرے ہر فیصلہ پہ راضی رہنا۔ اطمینان  
کی حد اور  
خود بھوکے رہ کر کسی بھوکے کو کھلانا۔ سخاوت  
کی حد ماشار اللہ !

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۱۹۴

جو بھی شے تیری محبت میں مُخْلِ ہو، دُور ہٹا۔  
جو تیری منزل کا معاون نہیں، تیرے کسی بھی  
کام نہیں۔ یا حییٰ یا قیوم

الحکمد للعنی القیوم  
خالقہ خیر الرزقین  
والله ذو الفضل العظیم

۹۱۹۵

فضول کام فضول وقت میں کرو

وقت بھی کبھی فضول ہوتا ہے ؟  
وقت ہی تو مومن کی متاع ہوتی ہے !

یا حییٰ یا قیوم

الحکمد للعنی القیوم  
خالقہ خیر الرزقین  
والله ذو الفضل العظیم

۹۱۹۸

صرف یہ بتا! تو منزل پہ سوار ہے

کہ منزل تجھ پہ؟ یا حی یا قیوم

الحمد لله العظیم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۱۹۹

کوئی بھی ہو

غافل ————— محزون و مغموم

ذاکر ————— مسلمان و مسرور و محمود

یا حی یا قیوم

الحمد لله العظیم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۰۰

زندگی نے جب اللہ کو حاضر و ناظر

مان لیا، مسکرائی ————— )



کس کس عنایت سے نوازا ؟  
ہدایت و فضل و رحمت و برکات ملے  
مخفی عنایات کے در کھلے  
دیکھ دیکھ کر پھولے زسمائے!

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم



ہر شے کمال ہی پہ پہنچ کر  
فیض بار ہوتی ہے۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۰۲

توحید کی مے کے بادہ خوار  
 اسے پنی کر مد ہوش -  
 کبھی ہوش میں نہیں آتے -  
 کسی کو اللہ کے سوا کسی اور کی خبر نہ رہی

\*—

اس مے کا پینا بھی مشکل ہے، پلانا بھی -  
 نہ ہر کوئی پی سکتا ہے، نہ پی کر پچا سکتا ہے  
 نہ ہی کوئی اپنی طرف سے پلا سکتا ہے  
 یہ مینا نہ ازل کے روز کھلا - تمام مے کشوں  
 کے لیے اسی روز پیالے مخصوص کیے -  
 جتنی مے اس مے خانے میں ہے،  
 اتنے ہی اس کے بادہ خوار

اور

یہ مے اس مینخانے سے شبِ روز  
بُٹی رہتی ہے۔ اس کا دور ہمیشہ چلا  
اور چلتا رہے گا، ماشاء اللہ!

و ما علینا الا البلاغ

یا حییٰ یا قیوم

العقود للحي القیوم  
خالقہ خیر الرزقین

والله ذوالفضل العظیم

۹۲۰۳

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی انسانی  
زندگی کا حاصل ہے۔ محبت کے بغیر بھی کوئی  
عمل، عمل ہے؟ خشک،  
بے ذوق اور بے سُرور۔  
اور آپ کی محبت سے؟

مسرور و محسور، ماشاء اللہ!

ياحي ياقيوم

الحمد لله القیوم  
خالق خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۰۴

قدیم زمانے کے حکماء بہیار کی دلجوئی کو  
نصف علاج قرار دیتے۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله القیوم  
خالق خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۰۵

فاضل حکیم کے نسخہ میں کوئی شک نہیں

اجزاء — غیر معتبر

جیسے کستوری، زعفران، کشتہ جاتا۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله القیوم خالق خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم



۹۲۰۶

اللہ نے بندوں کو بڑی قوت عنایت فرمائی  
 ہوتی ہے۔ مرد جس چیز کے کرنے کا ارادہ  
 کر لیتے ہیں، اللہ اسی وقت اور ایسے ہی  
 کر دیتے ہیں!

\*—

کبھی مرد بھی میدان سے بھاگے؟  
 مرد کو کوئی ہار کبھی ہرا نہیں سکتی  
 یہاں تک کہ ہار خود ہار جاتی ہے۔  
 اللہ ہمیں مردوں کی بارگاہ میں حاضری کی  
 توفیق بخشے۔ آمین!

یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی العلیوم فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

یہ مے اس مینخانے سے شبِ روز  
 بٹی رہتی ہے۔ اس کا دور ہمیشہ چلا  
 اور چلتا رہے گا، ماشاء اللہ!

و ما علینا الا البلاغ

یا حییٰ یا قیوم

العقود للحنی القنوم  
 فاطمہ خیمہ الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۰۳

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی انسانی  
 زندگی کا حامل ہے۔ محبت کے بغیر بھی کوئی  
 عمل، عمل ہے؟ خشک،  
 بے ذوق اور بے سرور۔  
 اور آپ کی محبت سے؟

جو چاہے ، خرید لے ۔



دُنیا میں چند گنتی کے بندے ہوتے ہیں جو  
کسی بھی قیمت پر کبھی خریدے نہیں جاسکتے۔  
وہی بندے ملک و ملت کی آبرو ہوتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للذي القیوم  
فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۰۹

جزا و سزا نسب پر نہیں ، کسبت ہوگی۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للذي القیوم فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم



۹۲۱۰

فلاح کا انحصار شاہی و گدائی پہ نہیں،  
خالق کی عبادت اور مخلوق کی خدمت پہ  
موقوف - یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم  
خالقہ خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۱۱

مراقب  
محل شئ لله رب العالمین  
یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم  
خالقہ خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۱۲

اگر کوئی تیرے ساتھ ظلم و زیادتی کرے،

معاف کر۔ ہر کسی کا ہر قصو  
 معاف کر۔ کسی سے کوئی انتقام  
 متے



کسی کا کسی سے بدلہ لینا بھی بھلا کوئی  
 جواں مردی ہے ؟  
 البتہ درگزر کرنا، معاف کر دینا، صبر کرنا  
 اور کچھ نہ کہتا بڑی ہمت کے کاموں میں  
 سے ہے۔ کسی کو معاف کر کے تو دیکھ،  
 رحمت کے وہ در، جو کبھی نہیں کھلتے،  
 کھل جائیں۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
 فالله خير التارقين  
 والله ذو الفضل العظيم

۹۲۱۳

ہماری دوستی، اللہ کی قسم، اللہ کے لیے وقف و  
مخصوص ہے۔ بندہ، بندوں کو اللہ کے لیے  
دوست رکھتا ہے۔ جو اللہ کا دوست نہیں  
بنتا، میرا کیوں کر بن سکتا ہے؟

یا حییٰ یا حییوم

العتمد للحی القیوم  
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۱۴

جس عمل سے اسلام کو فائدہ نہیں پہنچتا،  
عامل کو بھی نہیں۔

یا حییٰ یا حییوم

العتمد للحی القیوم  
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۱۵

علم الحدیث کے عالم ہر جا ہیں، عامل کاملنا  
اتنا ہی مشکل ہے جتنا.....

علم الحدیث میں ہر شے ہے۔ یہ قرآنِ کریم  
کی وہ کلید ہے جس کے بغیر کوئی بندہ کبھی  
قرآنِ حکیم کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتا۔

اسی میں جلال ہے اسی میں جلال۔ جلال ایسا  
کہ قبر میں مردوں کو جلا دے اور جلال ایسا کہ  
آن کی آن میں دہاں پہنچا دے.....

\*—

ایک نے کہا : ”یہی جلال ہے یہی جلال،  
یہی نثار ہے یہی سرور، یہی ہوشمندی ہے  
یہی دیوانگی، یہی وصال ہے یہی کمال“

اس پہ وہ بے حد متاثر ہوئے۔

فرمایا۔ .... اور یہی

فلسفہ ہے، ماشاء اللہ!

يا حَيِّ يا قَيُّوْمِ

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْقَيُّوْمِ  
فَاِنَّهٗ خَيْرٌ مِنَ الرَّزْقَيْنِ

وَ اَللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۱۶

کتابیں پڑھ کر بھی بھلا کوئی مطمئن ہوا؟  
بندہ ہی بندے کو مطمئن کیا کرتا ہے۔

جو کسی ایک سے مطمئن نہیں ہوتا، کبھی

مطمئن نہیں ہوتا۔ یا حَيِّ يا قَيُّوْمِ

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْقَيُّوْمِ فَاِنَّهٗ خَيْرٌ مِنَ الرَّزْقَيْنِ

وَ اَللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ



۹۲۱۷

تم اس جسم کی کیوں پروا کرتے ہو؟ یہ جسم فانی  
ہے مٹی میں مل کر مٹی ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ  
جمال چند روزہ ہے، سدا نہیں رہتا۔ پھر  
کوئی نظر اسکی طرف کبھی نہیں اٹھتی۔ یا حی یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم

فائدہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۱۸

تیری ہستی کا ہنگامہ  
ہر ہنگامے سے ناپا تیار

یا حی یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم

فائدہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۱۹

آحسری اُمت کے  
 آحسری نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے  
 آحسری حج مُبارک کے  
 آحسری خطبہ مُبارک کا  
 آحسری پیغام :  
 اللہ کے دین کی دعوت و تبلیغ

یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للحق القیوم

واللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۲۰

اَہْلَ ذِکْرٍ لِّلّٰہِ کے ذکر کے سوا کسی اور کا  
 ذکر نہیں کرتے

## ذکر کیا کر

ذکر کا شہود مظہر العجائب

یا حی یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم  
فاطه خير التارقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۲۱

## اخلاق

جس میں اپنی ذات کو دخل نہ ہو، محض

اللہ کے لیے ہو۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم  
فاطه خير التارقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۲۲

## محویت

اپنے نفس اور روح کو اللہ کے

کاموں میں اس قدر مصروف کر لینا کہ توجہ اپنے  
کام ہی پہ مرکوز ہو کسی اور کام میں کوئی دلچسپی ہونہ  
واسطہ اپنے کام میں ایسے محو ہو جیسے چاند میں چوڑ



جو اپنے کام میں ہمہ تن ومن محو نہیں ہوتا، کامیاب  
نہیں ہوتا۔ کامیابی، محویت ہی کا اصطلاحی  
نام ہے۔

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۲

کُنْ فَيَكُونُ

جب کوئی اپنے کسی عمل پہ استقامت  
حاصل کر لیتا ہے، وہ عمل اپنے عامل کے لیے

کُنْ فَيَكُونُ كَامِتًا رَكْهَاتِي -

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۳

فقر کے میدان میں جو جھنڈا جھلا، اخلاق ہی کی

بنیادوں پر جھلا۔ جتنا بلند اخلاق، اتنا ہی

بلند مقام

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۵

ہر شے کی قیمت محنت کی بدولت ہے۔ تم

جس بھی چیز پر محنت کرو گے، بیش قیمت ہو  
جائے گی۔ یا حی یا قیوم

العَسَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاغْفِرْ خَيْرًا لِّرَازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۶

کرامات کا طالب اللہ کا طالب نہیں ہوتا۔ اللہ کا  
طالب محض اللہ کا طالب ہوتا ہے۔ کسی درجہ منصب  
اور مقام سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔

فقر کی ساری تاریخ میں کبھی کسی طالب نے اپنے شیخ  
سے کسی درجہ کی فرمائش نہیں کی۔ ہمیشہ غلامی کی  
فرمائش کی۔ اپنے آپ کو شیخ کے حوالے کر کے  
ہر شے سے دست بردار ہوا۔ شیخ زکریا ہے

جس بھی رنگ میں چاہے، رنگ دے۔

یا حجت یا قیوم

الحمد لله العظیم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۲۲۷

رندوں کی مجلس میں ایک رند بولا:  
میرا نفس مجھے کلیتاً مطمئن رہنے نہیں دیتا،  
کسی نہ کسی فضول کام میں مصروف کر دیتا ہے۔

یہ سن کر بولے:

بھلا مومن کا کام بھی فضول ہوتا ہے؟

ہم نے

زندیقیت کے پردوں میں صدیقیت

کے مظاہرے کیے۔ کبھی مومن ہوتے ہوئے کافر  
کہلائے ، کبھی موحد ہوتے ہوئے مشرک۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
فَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۸

”نفسِ نفس“ کہتے ہو، کبھی کسی نے نفس کو مارا بھی؟  
جب بھی مارا، رندوں ہی نے مارا۔ یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
فَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۹

ملامت زدہ ہو کر ہی رحمت کے قریب ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ

فَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۲۲

عمل کے نور کی ضیاء طالبِ طریقت کی راہ کو  
 روشن رکھتی ہے ورنہ اس راہ کی تاریکی کو کوئی  
 اور اُجالا کبھی روشن نہیں کر سکتا۔

\*~\*~\*

انسان عمل ہی کی بدولت اشرف المخلوقات  
 ہے۔ عمل زندگی کی جان اور ہر شے کا ماخذ ہے۔  
 ہر شے عمل ہی سے پیدا ہوتی ہے۔ جمال  
 بھی، جلال بھی اور کمال بھی۔

\*~\*~\*

عمل جب ختم ہو جاتا ہے، زوال آ جاتا ہے۔  
 زوال کی کوئی حقیقت نہیں، عمل کے ابطال  
 کا اصطلاحی نام زوال ہے۔ یا حی یا قیوم

الحَسَدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۳۱

عمل اللہ کی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اللہ جب اپنے  
 کسی بندے پر خوش ہو جاتے ہیں، اسے عمل کی توفیق  
 بخشتے ہیں اور جب بہت ہی خوش ہو جاتے ہیں تو  
 عمل پر استقامت عنایت فرماتے ہیں۔ استقامت  
 بہترین کرامت ہے۔ کسی کی بڑھی سے بڑھی کرامت  
 چھوٹی سے چھوٹی استقامت کی ہرگز بڑی نہیں کر سکتی۔

یا حیت یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
 فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۳۲

طریقت الاسلام کے اہم ترین اسباق :  
 و ہر شے کا مالک اللہ

۹۔ ہر خیر و شر من اللہ تعالیٰ

يا حَيِّ يا قَيُّوْمَ

الحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



اللہ ہی نہیں — اللہ کی کُل مخلوق میرے  
آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سنتی اور  
اکرام کرتی ہے۔

کتابِ العملِ بالسَّنة — عین سنتِ مطہرہ

يا حَيِّ يا قَيُّوْمَ

الحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۲۳۳

کتاب العمل بالسنۃ — رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی

تعلیمات کے عمل کا نور

یا حییٰ یا قتیوم

الحمد لله العتیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۳۵

واقف کوئی بھی ہوا بے تکلف ہوتا ہے اور

بے ادب

یا حییٰ یا قتیوم

الحمد لله العتیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۳۶

کسی بھی مرنے والی چیز کی پروا مت کیا کر

اور

اللہ کے سوا ہر شے اور ک فنا ہونے

والی ہے۔ - یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
فَاللهُ خَيْرُ الرَّاقِبِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۳۷

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا (آل عمران: ۱۹۱)

کارخانہ قدرت میں کوئی بھی شے بیکار نہیں۔

غلاطیہ کثافت — نباتات کی نمو کا باعث۔

کوڑا کرکٹ — انگنت چھوٹی مصنوعات

کا خام مال۔

جسے آج تو تے ناکارہ سمجھ کر روڑھی کے ڈھیر

پہ پھینک دیا، کل کار ایگر کے ہاتھوں بھٹی سے

گزر کر — کار آمد یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

فَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۳۸

دنیا بھر کی اچھی بُری باتوں کو بھُلا  
 کر اور بھُول کر ہی اللہ کا  
 بندہ

اللہ رب العالمین  
 رب ذوالجلال والاکرام  
 کے خیال میں محو و منہمک ہونے  
 کا قصد کیا کرتا ہے !  
 انشاء اللہ تعالیٰ  
 وما توفیقی الا باللہ !  
 یا حییٰ یا قیوم

العقمد للحی القیوم  
 فافہ خیر التارقین

واللہ ذوالفضل العظیم



## حضورِ اقدس ﷺ کی دُعا:

اے اللہ تو زیادہ حقدار ہے	اللَّهُمَّ أَنْتَ أَحَقُّ
ان تمام سے جن کا ذکر کیا گیا	مَنْ ذُكِرَ
اور زیادہ حقدار ہے	وَ أَحَقُّ
ان تمام سے جن کی عبادت کی گئی	مَنْ عُبِدَ
اور زیادہ مدد کرنے والا ہے	وَأَنْصَرُ
ان تمام سے جن سے طلب کیا گیا	مَنْ ابْتِغِيَ
اور زیادہ مہربان ہے	وَأَرْأَفُ
ان تمام سے جو بادشاہ ہوئے	مَنْ مَلَكَ
اور زیادہ سخی ہے ان	وَ أَحْيَوُ دُ
تمام سے جن سے مانگا گیا۔	مَنْ سُئِلَ

اور زیادہ وسعت والا ہے	وَ اَوْ سَعٌ
ان تمام سے جنہوں نے عطا کیا	مَنْ اَعْطٰ
تو ہی بادشاہ ہے	اَنْتَ الْمَلِكُ
تیرا کوئی شریک نہیں	لَا شَرِيكَ لَكَ
اور تو یگانہ ہے	وَالْفَرْدُ
تیرا کوئی مددگار نہیں	لَا يَنْدَكَ
ہر چیز ہلاک ہو جانے والی ہے	كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ
سوائے تیری ذات کے	اِلَّا وَجْهَكَ
تیری طاعت نہیں کی جاسکتی	لَنْ تُطَاعَ
مگر تیرے حکم (توفیق) کے ساتھ	اِلَّا بِاِذْنِكَ
اور تیری نافرمانی نہیں کی جاسکتی	وَلَنْ تُكْفَرَ
مگر تیرے علم کے ساتھ	اِلَّا بِعِلْمِكَ
تیری طاعت کی جاتی ہے	تُطَاعُ



تو تو قبول فرماتا ہے	فَتَشْكُرُ
اور تیری نافرمانی کی جائے	وَتَعْصِي
تو (پھر بھی) تو بخش دیتا ہے	فَتَغْفِرُ
تو بہت ہی قریب موجود ہے	أَقْرَبُ شَهِيدٍ
اور نزدیک ترین محافظ ہے	وَأَدْنَى حَفِيفٍ
حائل ہے تو آگے دلوں کے	حُلَّتْ دُونَ النَّفُوسِ
اور پکڑ رکھا ہے تو نے چوٹیوں سے	وَأَخَذَتْ بِالنَّوَاصِي
اور لکھ لیے ہیں تو نے لوگوں کے	وَكَتَبَتْ الْإِنشَانَ
اعمال اور لکھ دی ہیں تو نے عمریں	وَنَسَخَتْ الْأَحْجَالَ
اور قلوب تیرے لیے کشا دہی ہیں	وَالْقُلُوبَ لَكَ مُفَضِيَةً
اور رازِ دروں تیرے ہاں امرِ ظاہر ہے	وَالسِّرِّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةً
حلال وہ ہے جسے تو نے حلال قرار دیا	الْحَلَالَ مَا أَحَلَلْتَ
اور حرام وہ ہے	وَالْحَرَامَ
جسے تو نے حرام قرار دیا۔	مَا حَرَّمْتَ

اور دین وہ ہے جسے تو نے مقرر کیا	وَالدِّينِ مَا شَرَعْتَ
اور حکم وہ ہے جس کا تو نے فیصلہ کیا	وَالْأَمْرِ مَا قَضَيْتَ
اور مخلوق تیری ہی پیدا کی ہوئی ہے	وَالْخَلْقُ خَلَقَكَ
اور بندہ تیرا ہی بند ہے	وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ
اور تو اللہ ہے	وَأَنْتَ اللَّهُ
بہت مہربان نہایت رحم والا	الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ
میں تجھ سے سوال کرتا ہوں	أَسْأَلُكَ
تیری ذات کے اس نور کے	بِنُورِ وَجْهِكَ الَّذِي
واسطے سے جس سے روشن ہوئے ہیں	أَشْرَقَتْ لَهُ
آسمان اور زمین	السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ
اور ہر اس حق کے واسطے	وَبِكُلِّ حَقٍّ
جو تجھے پہنچتا ہے ،	هُوَ لَكَ
اور سوال کرنے والوں کے اس	وَبِحَقِّ السَّائِلِينَ
حق کے طفیل جو تجھ کو پہنچتا ہے	عَلَيْكَ

اَنْ تُقِيلَنِي  
 فِي هَذِهِ الْغَدْوَةِ  
 اَوْ فِي هَذِهِ الْعَيْشَةِ  
 وَاَنْ تُجَيِّرَنِي  
 مِنَ السَّاءِ  
 بِقُدْرَتِكَ  
 اور حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

کہ تو مجھ سے درگزر فرمائے  
 اس صبح<sup>۱</sup> میں  
 یا اس شام میں  
 اور یہ کہ تو مجھے پناہ دے  
 (روزِ نکاح کی) آگ سے  
 اپنی قدرت کے ذریعے

و قدس صلی اللہ علیہ وسلم صبح شام یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ اِنْتَ اَحَقُّ ..... اَلْحَمْدُ

يا حَيُّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ  
 فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الرَّاقِعِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۱ صبح کے وقت — ہذہ الغدوة اور شام کے وقت فی ہذہ العیشتہ پڑھو

۲ الحسن الحسین ص ۱۱۷-۱۱۵ کتاب العمل بالسنۃ ج ۲ ص ۸۱/۸۰

۹۲۳۹

اے میری اپنی کوئی بھی مرضی نہیں یہ جان اُن ہی کی  
مرضی کے مطابق نقل و حرکت پہ رقصاں -

یا حیت یا قیوم

الْحَسْبُ لِلْحَقِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۴۰

مخلوق گوناگوں - تیری اور میری عقل سے درالوری -  
اللہ کی قسم! میں اللہ کے سوا کسی اور کو نہ جانتا ہوں  
نہ جانتے کئی تم - یا حیت یا قیوم

الْحَسْبُ لِلْحَقِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۲۴۱

تو ہر کسی کو اور ہر شے کو دیکھتا ہے  
لیکن کسی کو بھی دکھائی نہیں دیتا مگر دل

میں۔ - یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
فَاللهُ خَيْرُ الرَّاقِبِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۴۲

میرا اللہ جانتا ہے اور خوب جانتا ہے  
میں نے اپنی زندگی میں امارت اور  
سیاست کو قریب تک بھٹکنے نہیں دیا۔

اللہ کرے اس طرقت میں قیامت تک اسے

موقع ہی نہ ملے۔ ابدالابد منظر ہی نہیں! یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللهُ خَيْرُ الرَّاقِبِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۳

اہلِ ذکرِ ذکرِ دوام کے عمل کے نور کی  
برکت سے مطمئن، مسرور و محسوس

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

والله خیر الترقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۲۴

اس فانی، ناپائیدار اور چند روز کی مہمان  
دنیا کی بہترین تجارت دینِ اسلام کی دعوت و  
تبلیغ - ہماری تدبیر دین کے فروغ کے لیے ہو۔

پھر ہمارا جینا فطرت کے عین مطابق اور

مقبول الاسلام یا حییٰ یا قیوم



ہمارا طرز حیات میرے آقا روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی سنتِ مطہرہ کے مطابق ہو۔

یہی راہ شاہراہ — اس کے علاوہ ہر راہ کراہ

یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم  
خالقہ خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۵

اے مسلمان! تیری تاریخ کا رنگ اترے جا رہا ہے

تیرا خون سرد ہو چکا ہے نہ معلوم کیوں نہیں گرماتا۔ گھریا سویا

ہوا ہے۔ ایسی گہری نیند کہ کسی بھی آواز نہیں

چونکتا۔ ایک دن تھا کہ تیری آواز قبروں میں

مردوں کو چلایا کرتی تھی۔ تیری تاریخ کہنہ ہو چکی۔

اب اس میں وہ کیف باقی نہیں۔ تو اپنی تاریخ

کو پھر سے دہرا۔ یہی تیری شان ہے اور یہی

وقت کی پکار۔ یا حیٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم  
فانه خير الرزقین  
والله ذو الفضل العظیم

۹۲۴۶

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يَصُومُوْنَ

عَلَى النَّبِيِّ جلال

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ جمال

یا حیٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم  
فانه خير الرزقین  
والله ذو الفضل العظیم





۹۲۲۷

بات بات پر ہنسا، بات بات پر رونا  
بچوں کا کام ہے — مردوں کا نہیں۔  
مرد نیک اعمال پر خوش ہو کر ہنسا اور  
بُرے پر نادم ہو کر رو یا کھتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم  
الحکمۃ للحق القیوم  
فاطمہ خیر البراقین  
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۹۲۲۸

جو عمل تو نے آج کیا، پھر کل بھی  
کرنے کی توفیق ملی — سمجھ، مقبول

آج کا عمل کل کے عمل کی قبولیت

کی بین دلیل -

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
عَافَهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۴۹

جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا، گویا اللہ کو

پہچان لیا۔

—\*—

جس نے یہ مان لیا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لَهُ الْمُلْكُ

وَالَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

شُرک سے پاک ہوا  
جو شرک سے پاک ہوا — مومن ہوا

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۵۰

تُو مجھے حکم دیتا ہے، میں نافرمانی کرتا ہوں  
تُو مجھ کو روکتا ہے، میں نہیں رُکتا۔

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۵۱

تیرا نفس، روح کے تابع نہیں،

کیا تیرا ذکر!، کیا تیری توبہ!

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ للْحَقِّ الْقَيُّومِ

عَافَهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۵۲

مرنے کے بعد بندے کی زندگی ختم نہیں ہوتی۔  
 دُنیا میں کیے گئے اعمال کا، نیک ہوں یا بد،  
 کڑا محاسبہ ہوتا ہے۔ اصطلاح میں اسے  
 قبر کا عذابِ فتنہ کہا جاتا ہے۔ یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ للْحَقِّ الْقَيُّومِ

عَافَهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۵۳

مصاحبت میں آزادی کا نام تک نہیں ہوتا۔

## صاحب کی رائے فائق۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۲۵۴

صرف اللہ کے لیے کیے جانے والے کام میں  
جب ذات داخل ہو جاتی ہے، شراکت بن  
جاتی ہے، خاص نہیں رہتا۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۲۵۵

محبوب قبول کئے نہ کئے، محبت کی  
چاہت میں کوئی منسوق نہ آئے۔

اصطلاح میں اسے مُجْتَمَع کہتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ للحقِّ القیوم  
فَاللّٰهُ خیرُ الرّٰزِقِینِ  
وَ اللّٰهُ ذُو الفَضْلِ العَظِیمِ

۹۲۵۶

دیکھنے کی چیز۔ نہ بندے نہ مکان۔

کارگزاری۔ یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ للحقِّ القیوم  
فَاللّٰهُ خیرُ الرّٰزِقِینِ  
وَ اللّٰهُ ذُو الفَضْلِ العَظِیمِ

۹۲۵۷

طالبانِ طریقت کی رہنمائی کے لیے

تصوّف کی کتابوں کا مطالعہ کسی کو کہیں پہنچا  
نہیں سکتا۔ جس نے جو بات لکھی ہوتی ہے  
اپنے حال کے مطابق لکھی ہوتی ہے۔

سب کے حال کے مطابق — شریعت۔  
 شریعت — مایۂ نازطریقت۔  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کی شکل میں  
 جو کتاب ہمارے لیے لکھ دی، وہی ہمارے لیے  
 کارآمد۔ ہمارے لیے ہر شے ہمارے مولائے کریم  
 رؤف ورحیم رومی فدائے اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمادی، کوئی کمی نہیں۔ اس سے بہتر کوئی اور  
 عمل بھی نہیں۔ سنت کی راہ شاہراہ۔  
 اس پر چلیں اور اس راہ کو ہر راہ سے افضل  
 سمجھیں۔ بلاشبہ اس راہ سے بہتر اور کوئی راہ  
 نہیں۔ یا حجت یا قیوم

الحمد للحنی القیوم

فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۵۸

اللہ تعالیٰ نے پہلے آسمان بنایا پھر میزان قائم  
کی اور حکم دیا اس میزان کو قائم رکھو۔ پھر زمین بنائی۔

—\*—

عدالت میزان ہے۔ میزان کے پلڑوں میں انصاف  
کا بیٹہ ہو۔ کوئی بھی فیصلہ کسی کی بھی سفارش کے  
تحت کبھی نہ ہو، حقائق ہی کی بنیاد پر ہو۔

—\*—

عدالت اپنے پرانے میں کوئی تیز نہیں رکھتی  
یہاں تک کہ مومن و کافر میں بھی نہیں۔

—\*—

عدالت ہے جس پر انصاف کو ناز ہو۔  
پھر یہ ممتاز عہدِ ولایت ہی کی ایک قسم ہے یا حتیٰ یاقیم

الحمد لله العتو، فالله خير الموزين

والله ذو الفضل العظيم



۹۲۵۹

روح بولی میں تو امرِ ربی ہوں۔  
 مجھکو تو میرے رب نے طاہر و مطہر پیدا کیا۔  
 جس کا قصو ہے اُسے پکڑ۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
 فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۶۰

زندگی ایک دم ہے۔  
 اگلے دم کا فکر نہ اُمید  
 اصطلاح میں اسے

موتوقاً قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا کہتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۶۱

میرے پیر قلند نے فرمایا: میں تجھے ایک  
 مسلمان بنانا چاہتا ہوں۔ — وہ مسلمان جو  
 قدرت کی حکمت پہ کبھی اعتراض نہ کرے۔  
 تسلیم و رضا کا پابند ہو۔  
 جس کی اپنی کوئی مرضی نہ ہو۔  
 اللہ ہی کی مرضی اس کی مرضی ہو۔

یا حجت یا قیوم

الحکمۃ للہی القیوم  
 فاللہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۶۲

نقیل ایک معمولی سائق پرست تھا۔  
 جب اس نے ابرہہ کے ہاتھی کو کان

پکڑ کر کہا :

تُو اللہ کے مُقدس شہر کی حدود میں داخل ہے،  
 یہیں بیٹھ جا۔ خبردار! آگے مت چلنا۔  
 وہیں گھٹنے ٹیک دیے۔ فیل بانوں نے  
 ہاتھی کو نیزے مارے، برچھے مارے،  
 آنکس مارا لیکن ہاتھی اپنی جگہ سے بالکل  
 اٹھا۔

یا حیت یا حیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
 فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۴۳

یہ دُنیا اور جو کچھ بھی اس میں ہے،  
 تیرے لیے ہے لیکن تُو اللہ کے لیے ہے  
 دُنیا کے لیے نہیں۔

میرے بیٹے! اللہ تجھے قابلِ رشک زندگی  
بخشتے، یہ زندگی قابلِ رشک نہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْمَبَالِغُ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

العَسْمَدُ الَّذِي الْفَيْعُومُ  
فَاللهُ خَيْرُ الرَّاقِبِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۶۲

سُبْحَانَ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ

تیری حکمت ہر حکمت پہ حاوی

ما سوا سے بے نیاز

ہر شے سے لایحتاج

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

العَسْمَدُ الَّذِي الْفَيْعُومُ  
فَاللهُ خَيْرُ الرَّاقِبِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۴۵

اکتسابی علم اللہ کی قدرت کی حکمت کو  
 سمجھنے سے قاصر۔  
 مردوں کی ناکامی ان کی شکست نہیں ہوتی،  
 قدرت کا وہ تازیانہ ہوتا ہے جو  
 انہیں اپنے باطن، کردار اور نیت  
 کے احتساب پر مجبور کرتا ہے۔ یا حَیُّ یَاقِیْمُ

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيِّمِ

عَاطِقُ خَيْرِ الرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۴۶

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْظَمِ

اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے اسمِ اعظم

وَرِضْوَانِكَ الْأَكْبَرِ فَإِنَّهُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ

اور تیرے رضوانِ اکبر کے ذریعے سے کیونکہ وہ اللہ کے اسموں میں ایک اسم

(کنز العمال ج ۱ ص ۲۸۴۹ شمارہ ۳۸۴۹ - کتاب العمل بالسنۃ ج ۲ ص ۲۹)



وَهُوَ يَاحِي يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

وَاللّٰهُ اَعْلُوْا بِالصَّوَابِ

(اور وہ ہے - یاجی یا قیوم یا ذوالجلال والاکرام)

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

العقيد للشيخ القيسم  
فان الله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۶۷

مخلوق کا خیر خواہ بندوں میں سے چنا ہوا

ہوتا ہے - یاجی یا قیوم

العقيد للشيخ القيسم  
فان الله خير الرازقين

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ



۹۲۶۸

تیری محبت کی تپش ، اللہ اللہ ،  
ہر تپش پہ حاوی۔  
اور دل تپش ہی کی بدولت روشن۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فانہ خیر البرقین  
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۶۹

یقین کامل سے ہی پیر کامل  
ہوتا ہے !

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فانہ خیر البرقین  
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۰

دُنیا میں ہر شے مل سکتی ہے۔ کسی بھی  
شے کی کوئی کمی نہیں۔ نہیں ملتے تو  
بندے نہیں ملتے۔ یا حی یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۱

بتاؤ سہی ، طریقت الاسلام میں  
میرا کون مرید ہے ؟ کسی ایک  
کا تو بتا !  
البتہ میں ارض کا مرید ہوں

اور ابھی غلام ماشاء اللہ ! یا حی یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۲۷۲

میرا ایک دوست مشرک شاہ کہلاتا ہے۔  
 بار بار عرض کی : آپ کیوں ایسے کہلاتے ہیں؟  
 بولے : اللہ کی کتاب میں شرک کی نفی کی گئی ہے؟  
 اور میری ہر بات میں کسی نہ کسی روپ میں شرک  
 پایا جاتا ہے۔

”یہ کیوں کیا؟“ ”ایسے کیوں نہ کیا؟“  
 حالانکہ ہر شے کا ہونا نہ ہونا اللہ ہی کی  
 طرف سے ہوتا ہے اور میں اپنی طرف منسوب  
 کرتا ہوں۔

قدرت کی حکمت پر اعتراض میرا لائحہ عمل ہے  
 حالانکہ اس کا کوئی بھی کام ایسا نہیں جو پُر از حکمت نہیں

دل خوب جانتا ہے اور صرف دل ہی جانتا ہے  
کہ شرک کسے کہتے ہیں۔

—\*—

یہ دل آوارہ ہے  
کسی عبادت کو عبادت سمجھ کر محو نہیں ہوتا،  
آوارہ خیالات میں منہمک رہتا ہے

—\*—

اس کا حال دیکھ دیکھ کر ہم بھی مشرک  
کہلانے لگے

—\*—

مومن کہلاتا ہوں مگر ہوں مشرک

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

یا حبیبِ یاقیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فانہ خیر التارکین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

یَا مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ  
 اے دلوں کے بدلنے والے  
 ثَبِّتْ قُلُوبَنَا  
 ہمارے دلوں کو اپنے  
 عَلَى دِينِكَ ط  
 دین پر ثابت رکھ

شیطان ہر وقت بندے کی گھات میں لگا رہتا ہے  
 بات بات پہ درغلانا ہے ” اگر تو ایسا نہ کرتا  
 تو ایسے نہ ہوتا۔ اگر ایسا کرتا تو لیں ہوتا“

کرنا نہ کرنا میرے اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔  
 تاویلات میں ”اگر مگر“ کے سوا کچھ بھی نہیں  
 ہوتا۔ یا حییٰ یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۴۲

شُرک مت کر۔ کچھ بنے نہ بنے، کچھ

طے نہ طے ————— اللہ دَبِّ الْعَالَمِينَ

کی ذات و صفات میں کسی کو شریک

مت ٹھہرا اور کسی بھی انداز میں کبھی

مت ٹھہرا۔ یا حییٰ یا قیوم

الْحَكْمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۴۵

ہر حال میں اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ

بِهِ شَيْئًا ط کے بار کو زیبِ گلو

کیے رکھنا شرک سے اجتناب کی

# ایک عمد ترین سبیل ہے

یا محییٰ یا قیوم

الحمد لله للعق القیوم  
فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۷۶

شے \_\_\_\_\_ وسیع المعانی لفظ۔

شے میں

ہر شے شامل

ہے !

یا محییٰ یا قیوم

الحمد لله للعق القیوم  
فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم





و۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
 کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
 فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے!

جب تک تو مجھ سے دعا کرتا ہے گا اور مجھ سے  
 اُمید رکھے گا، میں تجھے بخشوں گا خواہ تو نے  
 کتنا ہی بُرا کام کیا ہو اور مجھے اسکی پروا نہیں  
 اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک  
 بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے اور  
 بخشش چاہے تو میں تجھ کو بخش دوں گا  
 اور مجھے اسکی پروا نہ ہوگی۔ اے آدم کے بیٹے!  
 اگر تو مجھ سے اس حال میں ملے کہ تیرے گناہوں  
 سے زمین بھری ہوئی ہو اور تو میرے ساتھ کسی کو

شریک نہ کرتا ہو تو میں تیرے پاس  
زمین بھری ہوئی بخش لے کر آؤں گا۔

(ترمذی / مشکوٰۃ شریف)

(جلد اول صفحہ ۳۹۳ شمارہ ۲۲۱۳)



۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضور  
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
ہے کہ جس شخص نے اس بات کو جان لیا کہ میں گناہوں  
سے بچنے کی پوری قدرت رکھتا ہوں تو میں اس کو  
بخش دوں گا جب تک کہ وہ میرے ساتھ کسی کو  
شریک نہ کرے۔

(شرح السنۃ / مشکوٰۃ شریف جلد اول)

صفحہ ۳۹۳ شمارہ ۲۲۱۵





۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ

ترجمہ : وہی ہے مالک تقویٰ کا اور وہی ہے  
مالک بخشش کا اور پھر فرمایا کہ تمہارے پورے دل  
نے فرمایا ہے کہ میں اس قابل ہوں کہ لوگ میرے ساتھ  
کسی کو شریک کرنے سے بچیں پس جو شخص اس سے  
بچتا ہے میں اس قابل ہوں کہ اس کو بخش دوں

(ترمذی - ابن ماجہ - دارمی / مشکوٰۃ شریف ج ۱)

ص ۳۹۵ شمار ۲۲۲۷







۱۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہوں کو بخشتا ہے جب تک کہ بندے اور رحمتِ حق کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

پردہ کیا ہے؟

فرمایا کہ آدمی شرک کی حالت میں مے۔

(احمد - بیہقی / مشکوٰۃ تریب جلد اول ص ۳۹۶ شمارہ ۲۲۳)



۱۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے برابر کسی کو نہ ماننا ہو یعنی شرک نہ

کرتا ہو، اگر اس کے اوپر پہاڑ کے برابر بھی گناہ  
ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔

(بیہقی / مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۳۹ شمارہ ۲۲۳۹)



۱۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا  
ہے اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ کو پکارتا رہے  
گا اور مجھ پر اُمید رکھے گا، اگرچہ تیرے گناہ کیسے ہوں،  
میں تجھے معاف کرتا رہوں گا اور اگرچہ تو تمام زمین کو  
گناہوں سے بھر کر لائے

میں تجھے زمین بھر کی بخشش عطا فرماؤں گا جب تک  
تو نے شرک نہ کیا ہو۔ اور اگر تیرے گناہ آسمان کی چھت  
تک پہنچ جائیں پھر تو نے مجھ سے معافی مانگ لی،

میں تجھے معاف کر دوں گا۔

(مجمع الزوائد و منبع الفوائد جلد دہم صفحہ ۲۱۶)

۱۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر مجھے یہ خوشخبری

سنائی کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ کے

ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا تو وہ بہشت میں داخل

ہوگا۔ میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زنا کیا ہو؟

اور اگرچہ چوری کی ہو؟ فرمایا: ہاں۔

(ترمذی شریف جلد اول صفحہ ۱۰۳ شمارہ ۵۰۴)

یا حبتِ یاقوت

الحکمۃ للحق القیوم

فانہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۷۷

## تَلْخِصْ تَوْحِيدًا

ایک برکت بھری مجلس میں پرے جوش و خروش سے یہ کلام پیش ہوا۔ من وعَن شَائِلِ اَشْهَابِ عِثْتِ



لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ	اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں
وَمَا فِي الْاَرْضِ	اور جو کچھ زمین میں ہے!
وَمَا بَيْنَهُمَا	اور جو کچھ ان کے درمیان ہے
وَمَا تَحْتِ التَّرْتِي ۝	اور جو کچھ زمین کے نیچے ہے

(طحا: آیت ۶)



لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے
لَهُ الْمُلْكُ	ملک اسی کا ہے

وَلَهُ الْحَمْدُ  
لَا شَرِيكَ لَهُ ط

اور سب تعریف اسی کے لیے ہے  
اس کا کوئی شریک نہیں۔

(کنز العمال ج ۱ ص ۲۹۴ شمار ۲۹۶۹ کتاب العمل بالنسۃ ج ۲ ص ۳۲)



كُلُّ شَيْءٍ بِتِلْكَ  
رَبِّ الْعَالَمِينَ ط

ہر چیز اللہ کے لیے ہے جو  
تمام جہازوں (مخلوق) کا پروردگار  
ہے۔

(مجمع الزوائد منبع الفوائد ج ۱۰ ص ۱۱۰ - کتاب العمل بالنسۃ ج ۲ ص ۵۴)



مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ  
وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ  
يَكُنْ ط

جو اللہ چاہے ، ہوتا ہے  
اور جو اللہ نہ چاہے ، نہیں  
ہوتا۔

(کتاب العمل بالنسۃ ج ۲ ص ۶۷)





انَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا  
 أَن يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ  
 (یس) کہ اس چیز کو کہہ دیتا ہے کہ ہو جا  
 پس وہ ہو جاتی ہے۔ (آیت ۸۲)



اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
 مِنْ كُلِّ خَيْرٍ  
 خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ  
 وَأَعُوذُ بِكَ  
 مِنْ كُلِّ شَرٍّ  
 خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ  
 اے اللہ میں تجھ سے سوال  
 کرتا ہوں ہر اس بھلائی کا  
 جس کے خزانے تیرے قبضہ  
 قدرت میں ہیں اور میں پناہ  
 مانگتا ہوں تیری ہر اس برائی  
 سے جس کے خزانے تیرے قبضہ  
 قدرت میں ہیں۔ (کتاب العمل باللہ ج ۲ ص ۷۸-۷۷)





ارشاد ہوا کہ تم دونوں اندیشہ  
نہ کرو (کیونکہ) میں تم دونوں کے  
ساتھ ہوں (سب) سنتا اور  
دیکھتا ہوں۔

قَالَ لَا تَخَافَا  
إِنِّي مَعَكُمَا  
أَسْمَعُ وَأَنْصِتُ  
(طہ: آیت ۴۶)



ہم نے کہا تم ڈرو نہیں،  
تم ہی غالب رہو گے۔

قُلْنَا لَا تَخَفَا  
إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَى  
(طہ: آیت ۶۸)



اور جو شخص میری اس نصیحت  
سے اعراض کرے گا  
تو اس کے لیے تنگی کا جنیا ہوگا  
(طہ: آیت ۱۲۴)

وَمَنْ أَعْرَضَ عَنِّي  
ذِكْرِي  
فَأِنَّ لَهُ مِيشَةً  
مِّنْكَ



اور اپنے رب کی حمد کیاتھ  
تیسح کیجئے آفتاب نکلنے سے پہلے  
اور اس کے غروب سے پہلے  
اور اوقاتِ شب میں بھی تیسح  
کیا کیجئے اور دن کے اول و آخر  
تاکہ (آپ کو جو ثواب ملے)  
آپ اس سے خوش ہوں۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ  
قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ  
وَقَبْلَ غُرُوبِهَا  
وَمِنْ أَنَاةِ الْيَوْمِ  
وَأَطْرَافِ النَّهَارِ  
لَعَلَّكَ تَرْفَعُ  
(طہ) (آیت ۱۳۰)



ہم آپ سے (اور دوسروں سے)  
روزی کے خواستگار نہیں  
معاش تو ہم آپ کو دیں گے

لَا نَسْأَلُكَ  
رِزْقًا  
مَنْ نَرْزُقُكَ

(طہ : آیت ۱۳۲)







سب تعریف اللہ کے لیے

الْحَمْدُ لِلَّهِ

اللہ میرا پروردگار ہے

رَبِّكَ اللَّهُ

میں کسی چیز کو اس کا شریک نہیں

لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا

ٹھہراتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

(کتاب العمل بالسنۃ ج ۱ ص ۸۵)



اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ

ہوں ایسے علم سے جو نفع دے

مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ

اور ایسے دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے

وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

اور اس دعا سے جو سنی نہ جائے

وَدُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ

اور ایسے نفس سے جو کبھی تیرا ہو

وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

اور جھوک سے	وَمِنَ الْجُوعِ
پس یہ بُرا سا تھی ہے	فَاتَهُ بِئْسَ الصَّحِيجُ
اور خیانت سے	وَمِنَ الْخِيَانَةِ
پس بیشک بُری خصلت ہے	فَاتَهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ
اور سستی سے	وَمِنَ الْكَسَلِ
اور سُخْلِ (کنجوسی) سے	وَالْبُخْلِ
اور بزدلی سے	وَالْجُبْنِ
اور بڑھا پے سے	وَمِنَ الْهَرَمِ
اور اس بات سے کہ میں لوٹا یا	وَمِنْ آتَا رَدًّا
جاؤں ناقص عمر کی طرف	إِلَى أَمْرٍ ذَلِ الْعُمُرِ
اور دجال کے فتنے سے	وَمِنَ فِتْنَةِ الدَّجَالِ
اور قبر کے عذاب سے	وَعَذَابِ الْقَبْرِ
اور زندگی اور موت کے فتنے سے	وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے	اللَّهُمَّ إِنَّا نَسَلُكَ
ایسے دل جو متاثر ہوں	قُلُوبًا أَقَاهَةً
(اور) عاجزی کرنے والے	مُحِبَّةً
(اور) رجوع کرنے والے ہوں	مُنِيْبَةً
تیری راہ میں	فِي سَبِيلِكَ
اے اللہ ہم تجھ سے سوال کرتے	اللَّهُمَّ إِنَّا نَسَلُكَ
ہیں تیری بخشش کے اعمال کا	عَزَائِكَ مَغْفِرَتِكَ
اور نجات دینے والے حیران کن	وَمُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ
اور ہر گناہ سے سلامتی کا	وَالسَّلَامَةِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ
اور ہزنی کی غنیمت کے حصول کا	وَالْغَنِيمَةِ مِنْ كُلِّ بَيْتٍ
اور جنت کی کامیابی کا	وَالْفَوْزِ بِالْجَنَّةِ
اور دوزخ سے نجات کا	وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

(کتاب العمل بالنسۃ ج ۲ ص ۲۹۵)





اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ  
 الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ  
 وَ اَسْئَلُكَ عَنِ یَمَّةِ الرَّشِدِ  
 وَ اَسْئَلُكَ شُكْرَ یَمَّتِكَ  
 وَ حُسْنَ عِبَادَتِكَ  
 وَ اَسْئَلُكَ لِسَانًا  
 صَادِقًا  
 وَ قَلْبًا سَلِیْمًا  
 وَ خُلُقًا مُسْتَقِیْمًا  
 وَ اَعُوْذُ بِكَ  
 مِنْ شَرِّ مَا تَقْلُوْ  
 وَ اَسْئَلُكَ  
 اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے  
 ثابت قدمی کام میں  
 اور مانگتا ہوں تجھ سے علمِ راستہ  
 اور مانگتا ہوں تجھ سے شکر گزاری  
 نعمت کی اور اچھے طرح سے کرنا تیری عبادت  
 گزاری اور مانگتا ہوں میں تجھ سے  
 بیخ بولنے والی زبان  
 اور بے روگ دل  
 اور درست اخلاق  
 اور پناہ لیتا ہوں میں تیری  
 اس چیز کی جو انی سے جسے تو  
 جانتا ہے اور مانگتا ہوں  
 تجھ سے

مِنْ خَيْرٍ مَا تَعْلَمُ  
وَاسْتَغْفِرْكَ  
مَا تَعْلَمُ  
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ  
الْغُيُوبِ ۝

بھلائی اس چیز کی جس کو تو  
جاننا ہے اور میں بخش مانگتا ہوں  
تجھ سے اس (گناہ) کی جسے تو  
جاننا ہے بلاشبہ تو خوب جاننے والا  
ہے پوشیدہ چیزوں کا۔

(کتاب العمل بالنسۃ ج ۲ ص ۵۸)



اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ  
حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ  
وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے  
تیری محبت اور محبت الہی جو تجھ سے  
محبت کرتے ہیں اور اس عمل کی محبت  
جو پہنچا دے مجھے تیری محبت تک

اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ  
أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي

اے اللہ بنا دے تو اپنی محبت  
زیادہ محبوب مجھے میری جان سے

وَ أَهْلِ  
 وَ مِنَ الْمَاءِ  
 الْبَارِدِ ۝  
 اور میرے گھروالوں سے  
 اور ٹھنڈے پانی  
 سے۔

(کتاب العمل بالسنة)

جلد ۲ صفحہ ۶۳)

يا حَيُّ يا قَيُّوْمُ

الحمد لله الحي القيوم  
 فوالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم



۹۲۷۸

ذکرِ دوام کے نزدیکِ کمال — کشف الوریٰ

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۲۷۹

کشف السِّرِّح

امرِ الہی کی تعمیل  
دین کی تائید

تقویتِ افروزِ ایمان

سرابِ فریب سے مبرا

کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۲۸۰

حکیرِ الٰہیؑ اولاد

سنتِ مطہرہ کے عین مطابق عملی نمونے کا  
اصطلاحی نام — اللہ کے دینِ اسلام کی  
دعوت و تبلیغ — اُمت کے ہر فرد  
پر ہر وقت لاگو — یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم  
خالق خیر البرقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۸۱

قرآنِ کریم حفظ کر کے حافظ بننا  
قرأت سیکھ کر — قاری  
عمل نہ کیا تو کیا کیا ؟



قرآنِ عظیم کی عظمت کی زینت :

عَمَّكَ

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمِ  
فَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۸۲

میکدے کا نظم بدلنے ہوتا ہے،  
”اگر مگر“ کی تاویلات سے بالا !

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمِ  
فَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۸۳

لامکان پہ سیزبان ہوتا ہے

اور مہمان — کوئی اور نہیں ہوتا۔

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّوْمِ  
فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۸۲

دین و دنیا و آخرت کا مایہ ناز سرمایہ :

نَاكَالِي

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّوْمِ  
فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۸۵

قَدَاءُ الْوَلِي

و۔ اللہ کے بندو! اللہ کے بندوں کا حال

اللہ ہی جانتا ہے۔  
 کسی کی کسی حرکت پر کوئی بھی گُزر نہیں رکھتا  
 اگر چہ کلیم ہو۔



حضرت امام احمد بن حنبلؒ اکثر بشر حافیؒ کی بارگاہ  
 میں حاضر ہوتے۔ عقلمندوں نے اعتراض کیا !  
 آپ ایک دیوانے کے پاس کیوں جاتے ہیں؟  
 فرمایا: وہ دیکھنے میں دیوانہ ہے، حقیقت میں گمانہ۔  
 میں کتاب کا عالم ہوں، وہ اللہ کا !

يا حبيب يا قيوم

الحمد لله القيسوم  
 فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۸۶

و۔ حضرت ذوالنون مصریؒ وادعی سینا سے

بیت المقدس کی طرف جا رہے تھے۔ راہ میں  
ایک بڑی عورت ملی۔ ایک ہاتھ میں عصا،  
دوسرے میں مُصلیٰ اور لوٹا اٹھاتے ہوئے تھی۔

پوچھا : کہاں جا رہی ہو ؟

قَالَتْ اِلَى اللّٰهِ (کہا اللہ کی طرف)

آئی کہاں سے ہو ؟

قَالَتْ مِنْ اللّٰهِ (کہا اللہ کی طرف سے)

فرماتے ہیں میں نے اسے پاگل سمجھا اور ایک  
دینار پیش کیا۔ اس نے میرے مُنہ پر تھپڑ  
مارا۔ کہنے لگی : میں اللہ کا کام کرتی ہوں  
اور اللہ ہی سے مانگتی ہوں۔

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْقَيُّوْمِ فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

و۔ خواجہ حسن بصریؒ نے حبیبِ عجمیؒ کی غلط قرأت  
 سن کر الگ نماز پڑھی۔ حق نے تنبیہ فرمائی۔  
 عرض کیا الہی میں تو تیری رضا کا طالب ہوں۔  
 بند آئی! تو نے ہماری رضا کو یا لیا مگر قدر کی!  
 عرض کیا: وہ کیسے؟  
 فرمایا: وہ تھی حبیبِ عجمیؒ کے پیچھے نماز پڑھنا۔  
 یہ ایک نماز تیری عمر بھر کی نمازوں کا عوض بن جاتی  
 تو نے الفاظ کی درستی کا خیال کیا، دل کی درستی  
 کا نہیں۔  
 فَاَعْلَمُ؛ زبان اور دل کی درستی میں زمین و آسمان  
 کا فرق ہے۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَبِيضِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّاقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

## تذکرہ درویشِ الوری

سترھویں صدی کے اوائل کی بات ہے موضع  
 بڑھی ضلع لودھیانہ کے بچے بچے کی زبان پر ایک نوجوان  
 کی سادگی اور اسکی زندگی میں آنے والے انقلاب کا  
 ذکر تھا۔ گاؤں کی چوپال ہو یا قبرستان کا تکیہ۔  
 کونسی جگہ اور کونسی محفل تھی جہاں اس نوجوان کی کم  
 گوئی، نیکوکاری، معصوم بچپن اور بے داغ جوانی کے  
 چرچے نہ تھے۔ صرف یادِ حق کی خاطر گھر بار چھوڑ دینا  
 اور عین علمِ شباب میں دنیا کی رنگینیوں سے منہ  
 موڑ لینا ایسی بات نہ تھی جسے لوگ آسانی سے بھول  
 جاتے۔ یہ نوجوان انہی کے درمیان پل بڑھ کر جوان  
 ہوا تھا۔ گاؤں کا ہر فرد بشر اسکی نیک نفسی کا

گواہ اور اسکی شرافت کا معترف تھا۔ اسکی طبیعت کا رجحان بچپن ہی سے پاکبازی کی طرف تھا۔ جوانی کے علم میں بھی اس کا رنگ ڈھنگ عام نوجوانوں سے بالکل مختلف تھا۔ شوخی و تزنگ کی بجائے اس کے چہرے سے سنجیدگی و متانت کا نور جھلکتا تھا وہ اکثر خاموش رہا کرتا اور ہمیشہ کسی گہری سوچ میں مستغرق نظر آتا گویا کسی حقیقت کا راز پانے کے لیے بے تاب ہے مگر کوئی شخص اس کے دل و دماغ کی اس کیفیت سے آگاہ نہ تھا۔

شادی کے چند ہی سال بعد اسکی روح کی بقراری بڑھ گئی اور دل کی دنیا میں ایک بھونچال سا آگیا اس نے محسوس کیا کہ اب وہ زیادہ دیر تک اپنی منزل سے الگ نہیں رہ سکتا۔ فیصلے کی گھڑی آپہنچی یہ اسکی

زندگی کا ایک انتہائی نازک لمحہ تھا۔ ایک طرف مال  
 جائیداد، گھر بار، عزیز رشتہ دار — دوسری طرف  
 روح کی پکار۔ بغیر کسی توقف کے اس نے روح کی آواز  
 پر لبیک کہی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مادی لذتوں کی قربانی  
 کا فیصلہ کر لیا۔ اپنی جوانی سال بیوی کو ہلا کر کہا۔  
 ”اللہ نے مجھے کسی اور کام میں مصروف کر دیا ہے  
 کیا آپ اللہ کے نام پر، اللہ کے لیے، اپنے حقوق  
 بخش سکتی ہیں؟“

وہ وفادار، اطاعت شعار اور عظیم خاتون بے پناہ  
 اعتماد کے لہجے میں بولی : اے راہ حق کے مسافر!  
 میں حق کی خاطر بخوشی اپنے حقوق سے دستبردار ہوتی  
 ہوں۔ میری طرف سے آپ کو عام اجازت ہے۔  
 نوجوان نے گھر بار اور اہل و عیال پہ الوادعی نظر ڈالی



کھد کی چادر کندھے پہ ڈالے گھر سے نکل پڑا اور پھر  
جیتے جی کبھی واپس نہ پلٹا۔

گھر سے نکل کر یہ مرد درویش اپنی منزل کی تلاش  
میں سرگرداں رہا یہاں تک کہ ایک روز وہ دریائے  
ستلج کے کنارے منڈلیک گاؤں کے قریب آ گیا  
دل نے صدا دی، اے جو یائے حق! یہی تیرا  
مقام ہے اب آگے قدم نہ بڑھا۔

دریا کے کنارے تیز رفتار لہروں کا جائزہ لیتے ہوئے،  
وہ طویل قامت، گراں ڈیل اور پُر عزم نوجوان کسی  
نامعلوم دھن کی لہن میں لہن اپنے خضر راہ کے انتظار  
میں کھڑا تھا۔ اہلاً و سہلاً مبارکاً مکرماً مشرفاً  
وہ تشریف لے آئے۔

دونوں ایک دوسرے سے متعارف ہوئے۔

آپ نے فرمایا: نوجوان! جب تک میں واپس نہ آؤں، یہیں میرا انتظار کرو۔ پورے بارہ سال بعد وہ تشریف لائے تو انہیں وہ نوجوان دکھائی نہ دیا۔ علاقے کے لوگوں سے دریافت کیا یہاں میرا ایک بالکاڑتا تھا، کچھ اس کا اتا پتہ؟ جواب ملا۔ یہاں ایک نوجوان رہا تو کرتا تھا مگر کافی عرصے سے دکھائی نہیں دیا۔

نہ معلوم اب کہاں ہے؟  
 آپ نے فرمایا! نہیں، نہیں وہ یہاں سے کہیں نہیں جاسکتا۔ آپ نے آحد نگاہ پھیلے ہوئے بیٹے پر نظر دوڑائی تو دیکھا قد آدم خود رو نباتات کے اندر وہ نوجوان اسی بیٹے میں موجود ہے وہ واقعی قول کا سچا اور دھن کا پکا تھا۔ اس نے پچاس سال کی طویل مدت اسی جگہ بسر کی۔

دریا کا یہ دنڈا (کنارہ) جہاں اس مردِ درویش نے ڈیرہ  
 جمایا، کئی بار طُغیانی کی لپیٹ میں آیا مگر وہ جواں مرد  
 جہاں ایک دفعہ بیٹھا، جیتے جی وہاں سے نہ اٹھا  
 یہاں تک کہ بعد وصال بھی اس نے اس مقام سے  
 دُور ہونا گوارا نہ کیا۔ دریا کے دنڈے کی مناسبت سے  
 یہ جگہ ”روزگار مردِ حق“ بابا دندوشاہ کے  
 نام سے معروفِ خلّاق ہوئی۔

راہِ حق کے مجاہدوں نے یوں تو ایک سے  
 ایک بڑھ کر مجاہدے کیے مگر اللہ اللہ، بابا دندوشاہ  
 اہم ترین مجاہدے سے گزرے۔ آپ نے ساری زندگی  
 ایک ہی حال میں گزار دی۔ نیچے سر، نیچے پاؤں نہ  
 کسی سے کوئی مطلب نہ غرض۔ ذکرِ الہی کی محویت  
 میں ہمہ وقت سرشار و مخمور۔ یہ جواں بخت جواں مرد

پچاس تک دریا کے کنارے بیٹے ہی میں رونق افروز  
 رہا۔ اپنے رہنے کے لیے نہ مکان بنایا نہ کٹی، اسی  
 بیٹے میں رین بسیرا کیا۔ سردی، گرمی، آندھی، بارش  
 ہر حال میں اپنی ذات سے بے نیاز۔ یادِ حق میں  
 محو و منہک۔ کبھی کسی کے سامنے دستِ سوال دراز  
 نہ کیا۔ نہ ہی کسی سے کسی قسم کی کوئی فرمائش کی۔  
 جنگل میں کوئی لنگر نہیں پچایا۔ مل گیا تو کھا کر شکر کیا  
 نہ ملا تو بھی اللہ کا شکر کیا۔ شکوہ نہیں اور  
 یہ انسانی توکل کی ایک اُمید افزا حد ہے۔ ماشاء اللہ!  
 توکل و استغنیٰ، جذبِ مستی اور غیرت و حمیت کا  
 یہ پیکرِ اہلِ نظر کی دنیا میں دل و لیشِ العالی  
 کے لقب سے معروف ہے اور درویشِ الوری  
 وہ ہوتا ہے جو کلیناً تارک الدنیا ہوا اور حقیقتاً اللہ

ہی کی طرف متوجہ ہو۔



دن مہینوں میں اور مہینے سالوں میں بدلتے  
گئے۔ موضع برہمی کے کسی فرد لشیر کو یہ علم نہ تھا کہ چودہ  
سال قبل ترک اختیار کرنے والا نوجوان آج  
کہاں اور کس حال میں ہے البتہ اس کا ذکر کسی کسی  
انداز میں گاؤں کی محفلوں میں اکثر ہوتا رہتا۔  
لوگوں کی زبانوں سے اپنے باپ کے فقرو درویشی  
کی باتیں سن سن کر آپ کے فرزند مسمیٰ حاکم کے  
دل میں اپنے والد کو دیکھنے اور ان سے ملتے  
کی خواہش بڑھتی گئی۔ جس وقت بابا دندوشاہ  
جذبِ مستی کی منزل طے کرنے گھر سے نکلے تھے  
اس وقت حاکم ابھی شکمِ مادر میں تھے اور چونکہ

ان کی ولادت بابا صاحب کے گھر سے چلے جانے کے بعد ہوئی تھی اس لیے باپ بیٹا دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا نہ تھا۔ آخر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر چودہ سالہ حکم آپ کی تلاش میں گھر سے نکل پڑا پھرتے پھرتے وہ دریا کے ستج کے کنارے اسی جگہ آنکلا جہاں بابا دندوشاہ مقیم تھے۔ حاکم کے دل نے گواہی دی کہ وہ صحیح جگہ پہنچا گیا ہے۔ لوگوں سے پوچھا تو پتہ چلا کہ گزشتہ چودہ برس سے ایک فقیر دریا کے کنارے بیٹھا محو الٰہی الخت ہے۔ حکم اُدھر چل پڑا۔ اُسے دُور سے آتے دیکھ کر بابا دندوشاہ نے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں کو بتایا کہ جو نوجوان آرہا ہے، وہ میرا لڑکا ہے۔ حکم نے بھی والد کے بتائے ہوئے خدو خال کے مطابق آپ کو پہچان لیا۔ سلام عرض کیا اور بتایا کہ میں فلاں جگہ سے آیا ہوں

میرا نام حکم ہے اور میں آپ کا بیٹا ہوں۔ پوچھا !  
 کیسے آنا ہوا؟ عرض کیا ”صرف ملاقات کے لیے“  
 فرمایا ”ملاقات تو ہو گئی“

بہر حال اسے چند دن پاس رکھا، خوش ہو کر  
 گھر جانے کی اجازت دی اور ساتھ ہی فرمایا ”اب  
 دوبارہ مجھ سے ملنے کبھی نہ آنا“ گویا مال و جائیداد کی طرح  
 اولاد کی محبت بھی الہی محبت پر غالب نہ آسکی اور نہ  
 ہی آپ کی توجہ کو منزل کی جانب سے ہٹا سکی۔

—\*—

دریائے ستلج کے بائیں کنارے کے قریب مندر  
 ملک نامی ایک گاؤں تھا۔ زمانہ قدیم میں یہاں  
 ہندوؤں کا ایک مندر ہوا کرتا تھا۔ دریائے سنج بدلا  
 مندر مٹ گیا مگر نام باقی رہا۔ اس مقام کے مشرق

اور مغرب کی جانب دو گاؤں تھے۔ چھوٹا کھنہ اور بڑا کھنہ۔ یہ دونوں دیہات تحصیل زیر اضلع فیروز پور میں واقع ہیں۔ اس مقام پر دریا کا رخ مشرق سے مغرب کو ہے۔ بابا دندوشاہ نے جذبِ سلوک کی نصف صدی پر محیط منزل اسی سمت پر طے کی۔



بابا دندوشاہ کے عقیدت مندوں میں مُسلم اور غیر مسلم سبھی شامل تھے۔ اہل علاقہ کے لیے یہ بات ہمیشہ حیرت کا باعث تھی کہ وہ آپ کو بیک وقت کئی کئی جگہوں پہ موجود پاتے تھے جبکہ آپ کا قیام ایک ہی جگہ پر تھا۔ عقیدت مند دُور دراز سے آیا کرتے، اپنی خدمت پیش کرتے مگر آپ کسی سے کسی خدمت کے طلبگار نہ ہوتے تھے۔ لوگ دُعا اور دم کے لیے آتے، آپ



تیھکی دیتے اور کچھ پڑھ کر دم کر دیا کرتے مگر کسی سے کوئی  
 نذرانہ قبول نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرماتے اور  
 یوں فیوض و برکات کا یہ سلسلہ شب روز جاری رہتا۔  
 آپ کی گفتگو نہایت مختصر ہوتی۔ آپ نے عمر بھر اپنے  
 قول و فعل سے کسی کی دل آزاری نہ کی۔ اگر کوئی کہتا  
 باباجی! روٹی کھلائیں؟ فرماتے تمہاری مرضی ہے۔  
 اگر کوئی پہننے کے لیے کپڑا پیش کرتا اور کہتا باباجی!  
 چولا پہن لیں۔ تو لے لیتے مگر سر اور پاؤں سے ہمیشہ  
 ننگے رہتے۔

—\*—

دریا کے کنارے جہاں آپ بیٹھ کر اللہ اللہ کیا  
 کرتے تھے، اس کے قریب ہی احمد نیر دار کا کنواں تھا۔  
 آپ اکثر اس کنوئیں پر پانی لینے آیا کرتے اور ہمیں نہا

بھی لیا کرتے۔ اگر کوئی شخص کپڑا پیش کرتا تو اسے  
 باندھ کر نہا لیتے ورنہ اپنے پہنے ہوئے کپڑوں سمیت  
 ہی غسل فرمایا کرتے۔ دریا کے کنارے والی جگہ کے بعد  
 یہ کنواں ہی وہ واحد مقام تھا جہاں آپ دیر تک اور  
 اکثر بیٹھا کرتے۔ احمد نبردار آپ کا از حد احترام کرتا۔  
 وہ آپ کی ہستی کو علاقہ بھر کے لیے باعثِ برکت  
 خیال کرتا۔



وصال سے کچھ روز قبل آپ احمد نبردار کے ڈیرے  
 پر تشریف لے گئے۔ فرمانے لگے :

نبردار! میرے کوچ کا وقت قریب آ گیا ہے۔

آج سے آٹھویں دن میں اس دارِ فانی میں نہیں

رہوں گا۔ مجھے تمہاری زمین سے ایک منی (چار پائی)

کی جگہ درکار ہے۔

نمبر دار عاجزی سے بولا: بابا جی! میری بارہ گھاؤں  
زمین ہے۔ آبادی کے مشرق میں بھی، مغرب میں  
بھی اور قبرستان کے نزدیک بھی۔ آپ جتنی جگہ  
جہاں سے چاہیں لے لیں، میں حاضر ہوں۔

فرمایا: نہیں نہیں، مجھے دریا کے کنارے۔ جہاں  
میں نے لات دن اللہ اللہ کرنے میں گزارے۔  
ایک مہی کی جگہ درکار ہے۔

احمد نے ادب سے جواب دیا: بابا جی!  
وہاں میرا کوئی رقبہ نہیں۔ وہ زمین پارس نامی مسلمان  
کی ملکیت ہے جو چھوٹے کھنڈے کا رہنے والا ہے۔  
بابا دندوشاہ پارس کے پاس پہنچے اور اس سے بھی وہی  
بات کی جو احمد نمبر دار سے کہی تھی۔

پارس خموشی سے پھولا نہ سمایا۔ اس نے دیا کے  
 کناے ساے رقبے کی پیش کش کی مگر آپ نے فرمایا :  
 نہیں ، زیادہ نہیں ، مجھے صرف ایک منجی کے برابر  
 جگہ درکار ہے۔

دوسرے تیسرے دن معززین علاقہ اور نذران  
 وسیہ کا اکٹھا ہوا۔ موقع پر جا کر آپ کی پسند کے مطابق  
 پیمائش کر کے آپ کی آخری آرام گاہ کے لیے جگہ منض  
 کر دی گئی اور بھرے مجمع میں پارس نے اپنی ساری  
 زمین وقف کرنے کا اعلان کیا۔ لوگوں نے عرض کیا  
 باباجی ! یہ جگہ نہ لیں ، یہاں چوہڑوں کی قبریں ہیں  
 فرمایا ” کوئی بات نہیں ، وہ میری پائنتی کی طرف ہیں“

—\*—

وصال کے دن بابا دندوشاہ حسب معمول احمد نذران

کے کنوئیں پر آئے۔ کپڑوں سمیت غسل فرمایا اور  
جسم کو خوب مل مل کر صاف کیا۔ نہانے کے بعد  
اسی ٹینڈ منڈ کیکر کے درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھے  
گئے جہاں وہ اکثر بیٹھا کرتے تھے۔

بابا جی کو معمول سے زیادہ دیر تک وہاں بیٹھے  
دیکھ کر احمد کا ماتھا ٹھنکا کہ الہی خیر ہو۔ ملازموں کے ہمراہ  
بھاگ کر آپ کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ آپ کی روح  
قصصِ عنصری سے پرواز کر چکی ہے اور اس مردِ درویش  
کی آٹھ دن پہلے کہی ہوئی بات پوری ہو چکی ہے۔

انا لله وانا اليه راجعون

۱۔ وہ جگہ جہاں بابا دندوشاہؒ کا مزار ہے، فتح محمد بن جمال دین رچک اور اہل  
چیچہ وطنی ضلع ساہیل کے ناناپرس بن ابر عرف اکوٹ کی ملکیت تھی۔



یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح چاروں طرف پھیل گئی۔  
 چھوٹے بڑے سب گھروں سے نکل آئے۔ ہرزبان پر  
 بابا اُجی کی درویشی اور فیض سانی کا تذکرہ تھا۔ ہر دل  
 فکار اور ہر آنکھ اشک بار تھی۔ نشان کردہ جگہ پر  
 آپ کی کچی قبر تیار کی گئی۔ کفنِ دفن کے جملہ مصداق  
 احمد نبردار نے ادا کیے۔ قبر ایک مدت تک  
 کچی رہی بعد ازاں چُنیتہ مقبرہ تعمیر کر دیا گیا۔ آجکل  
 یہ جگہ خانقاہ کے نام سے مشہور ہے۔



آپ کے عقیدت مندوں میں مجھ بڑو عرف چمنل  
 قابلِ ذکر ہے جو آپ کا پہلا خلیفہ بنا۔ وہ قبر پر  
 چراغ جلاتا اور درگاہ شریف میں جا روبر کشتی کیا

کرتا۔ اس کے بعد یہ سلسلہ خدمت اس کے خاندان  
 میں جاری رہا۔ خدام کا سلسلہ یہ ہے :  
 غلام۔ بندو۔ محمد سلیمان دیگاں والا۔ خوشی محمد  
 محمد ارشد



حق کی طرف سے بندے کے دل پر وارد  
 حال ہوتا ہے۔ کوئی بندہ اپنے ارادہ و اختیار  
 سے نہ اسے وارد کر سکتا ہے نہ دُور۔ یہ کیفیت  
 وہی ہوتی ہے، کسی نہیں۔ خضر راہ ایسے بندوں  
 کے انتظار میں صدیوں کھڑے رہتے ہیں عِلّٰقِ  
 دُنیا سے مُنہ موڑ کر، حق سے رشتہ جوڑنے والے  
 اپنے مطلوب و محبوب کی محبت میں اس قدر  
 وارفتہ ہو جاتے ہیں کہ دُنیا سے دُور کا کوئی منظر

انہیں اپنی طرف متوجہ نہیں کر سکتا۔ جسم الوجود کی خواہشات  
 کا گلا گھونٹنا اور جلتے جی اپنے جانے کی نماز پڑھ کر  
 اپنی منزل کی ابتدا کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات  
 نہیں۔ مَوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کی منزل  
 سے گزرنے والے فقیروں ہی کو اللہ نے یہ شرف  
 بخشا ہوتا ہے کہ وہ نہ غم میں ملول ہوتے ہیں نہ  
 راحت پہ مسرور۔ نہ تحسین پہ خوش نہ تحقیر پہ  
 بیزار۔ یہی اور صرف یہی لوگ

اَللِّسَانُ سِرِّيْ وَاَنَا سِرُّهُ

کے راز سے آگاہ ہوتے ہیں۔ کوئی  
 دوسرا ان کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ جذب  
 سلوک کی داستان کے یہ کردار ہر دور میں اپنا  
 کردار ادا کرتے رہے ہیں



تاریخِ عالمِ خود کو دہرائے یا نہ دہرائے  
تاریخِ طرقتی

خود کو ضرور دہرایا کرتی ہے۔ ہمارے ہاں  
ایک معروف قول ہے کہ  
حالِ ماضی کا شاہد ہے۔ جو چیز  
ماضی میں تھی، حال میں بھی ہے۔  
اگر حال میں نہیں تو ماضی میں بھی تھی  
جس نے

ماضی کو دیکھنا ہو وہ حال کو دیکھے

اور

حال کو ماضی پہ فوقیت حاصل ہے

طرقت نے ایسے حال کو کبھی فراموش نہ کیا۔  
 کسی نہ کسی حال میں ہمیشہ زمرہ رکھتا۔  
 دُنیا میں ہر روز انسان جنم لیتے اور مرتے ہیں  
 مگر صاحبِ حال کبھی کبھی اور کہیں کہیں پیدا ہوتا ہے  
 نہ اس کی زندگی عام لوگوں جیسی ہوتی ہے نہ موت۔  
 وہ مگر کبھی نہیں مرتا بلکہ اس کا تذکرہ رہتی دُنیا  
 تک جاری و ساری رہتا ہے اور درویش، الوریٰ یا باندو  
 شاہِ داستانِ طرقت کا ایسا ہی ایک روشن عنوان ہے  
 جسکی تابانی قیامت تک مدہم نہ ہوگی۔ و ما عینا الا لبلاغ

واللہ اعلم بالصواب

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلیٰ القیوم  
 فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۸۹

مخلوق کی غیبت خالق کو ناپسند۔ بے حد ناپسند۔  
مت کیا کرو..... باز رہا کرو۔

\*—

اللہ نے اپنی مخلوق کو رنگا رنگ حالوں  
میں رکھا ہوا ہے۔ جو کسی کی بھی  
کبھی غیبت نہیں کرتا، عنایات سے نوازا جاتا،  
بہترین عنایت — ذکرِ دوام، ماشاء اللہ!

یا حییٰ یا قیوم

الحکمد للہی القیوم  
فاللہ خیر التارقیین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۹۰

تیرا خیال ہر خیال کو مجھلا دیتا ہے

اسی طرح تیری یاد — ہر یاد کو یا حییٰ یاقتیوم

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۹۱

زندگی کا کمال حضورِ اقدس و اکرم جانمِ خدا  
روحی فداہِ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے ،  
مقامات نہیں ۔ یا حییٰ یاقتیوم

الحَمْدُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ  
فَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۹۲

مانگنے والوں نے تو کوئی کسر نہ چھوڑی !  
جسے جو شے ملنی ہوتی ہے ، ارادتِ الہی  
کے فضل و کرم سے ملا کرتی ہے !

اگرچہ ثواب سے وہ بھی خالی نہیں، مانگنے  
والوں کو بھی درجہ بدرجہ ضرور دیا جاتا ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحکمہ للہی القیوم  
فانہ خیر التارکین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۹۳

ایمان بالغیب ————— کامل

یقین بالغیب ————— کامل

اعتماد بالغیب ————— کامل

تینوں مل کر مکمل و اکمل۔ یا حییٰ یا قیوم

الحکمہ للہی القیوم  
فانہ خیر التارکین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۹۴

طریقت الاسلام کی ہمہ وقتی منزل میں:

اللہ رب العالمین

حاضر و ناظر

میرے آقا و وحی قداہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حاضر و ناظر

میرے شیخ الشیوخ

حاضر و ناظر

وما علینا الا البلاغ : یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

فانہ خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۹۵

حکم کسی کا نہیں بجز اللہ تعالیٰ کے ،

اور وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔  
 بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہے، حکم کئے  
 اس کے حکم کو کوئی پیچھے ڈالنے والا نہیں۔  
 اور وہی سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم ہے  
 بلکہ سارا اختیار خاص اللہ ہی کو ہے اور وہ  
 سب سے بہتر حاکم ہے۔

—\*—

اللہی فرمان اللہ کے حکم کے تابع ہوتا ہے  
 کبھی نہیں ٹٹتا۔ ہو کر رہتا ہے۔  
 اپنا رخ کبھی نہیں بدلتا۔

یا حی یا قیوم

الحمد للہی القیوم  
 فاللہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۹۶

توحیدِ الہی کا سبق ازبر کر۔

اس دُنیا میں اس وقت جو کچھ ہو رہا ہے،  
جیسے ہو رہا ہے — اللہ ہی کی طرف سے  
ہو رہا ہے۔

اللہ ہی مَالِکُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
وَمَا بَيْنَهُمَا۔

اعتراض مت کیا کر۔

یہ توحید ہے

حکمتِ الہی کو کون پاسکتا ہے ؟

حکم اللہ کا ہے، اللہ کا حکم ہر حکم پر حاوی

—\*—

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سُبَّحَ تَعْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى كَيْفَ



تَوَاصَعَ كُلُّ شَيْءٍ ۝

جس کی عظمت کے آگے

لِعِظَمَتِهِ ۝

ہر چیز عاجز ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے

ذَلَّ كُلُّ شَيْءٍ ۝

جس کی عزت کے سامنے

لِعِزَّتِهِ ۝

ہر شے ہیر ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کی ہے

خَضَعَ كُلُّ شَيْءٍ ۝

جسکی حکومت کے سامنے

لِمَلِكِهِ ۝

ہر شے جھکی ہوئی ہے

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي

اور سب تعریف اللہ کی ہے

اسْتَسْلَعُ كُلُّ شَيْءٍ ۝

جس نے ہر چیز کو اپنی قدرت

لِقُدْرَتِهِ ۝

کے میطیع کر رکھا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور

اقدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کہے: الحمد لله الذی ..... الخ  
 اور اس کے فریعی اللہ تعالیٰ کے پاں کی چیز (رحمتِ بخشش)  
 طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہزار سچی بکھتے  
 ہیں اور اس کے ہزار سببے بلند کرتے ہیں اور  
 ستر ہزار فرشتوں کو اس کے لیے قیامت  
 تک استغفار کرنے کے لیے مقرر فرماتے ہیں  
 (اسے طبرانی نے "کبیر" میں ۱۳۱ بن عساکر نے روایت  
 کیا ہے۔)

کنز العمال ج ۱ صفحہ ۲۵۵ شمارہ ۳۸۹۱ - کتاب العمل بالنسۃ ج ۴ ص ۱۲۲

الہی امر کا استقبال — خوش حال

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العتیر فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

تیری رضا پہ راضی رہنا  
 نہ کچھ سنا، نہ کچھ کہنا  
 طریقت کی حد  
 اعتراض — طریقت کی ضد  
 تسلیم کے ہمراہ  
 فضل ہوتا ہے،  
 کرم ہوتا ہے،  
 رحمت ہوتی ہے اور برکت۔  
 طریقت نے — صرف طریقت نے،  
 تیری رضا کا خندہ پیشانی سے  
 استقبال کیا

کسی کام میں اگر مگر نہ کیا۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العفو فانه خير للذم

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۹۸

خلق کی طرف نہیں، خالق کی طرف جھک  
اور ایسے جھک اور ایسے جھک کہ  
پھر کسی مخلوق کے آگے جھکنے کی کبھی

حاجت نہ ہے یا حییٰ یتیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْغَنِيِّ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۹۹

ایمان بولا :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لَهُ الْمُلْكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ

لَا شَرِيكَ لَهُ ط یا حییٰ یتیم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْغَنِيِّ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۰۰

ایمان اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی

ہوتا ہے !

—\*—

ایمان نے جب بھی ایمان کو پکارا، موجود پایا

—\*—

جب غیرت کے مقام پر وارد ہوا، دم بھر کے لیے

بھی مہلت نہ دی۔

—\*—

جب عبرت کے مقام پر اُترا، حد کر دی،

یا حی یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي الْقِيَمُ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۰۱

ایمان ہی تو مومن کا وہ سرمایہ ہوتا ہے  
جس کے باعث وہ ماسوا کو کسی خاطر میں نہیں لاتا،  
یہی اس کا ہتھیار۔ مومن کے پاس ایمان  
کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۰۲

ایمان نصرت کے بل بوتے پر اتر آیا کرتا ہے۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۰۳

کسب کی دنیا میں ذکر دوام مایہ نازک ہے۔

یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۰۴

مطمن رہ۔۔۔ اللہ کے دینِ اسلام کی دعوتِ تبلیغ  
 اللہ کے حبیب میرا قاروحی قداہ صلے اللہ علیہ وسلم  
 کے الوداعی اور قیامت تک قائم و دائم اور  
 زندہ جاوید معینام کا اصطلاحی نام ہے۔

\*~\*~\*

مُنکر — بے نیلِ مرام

یا حیت یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم

فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۰۵

یہ عنایتِ جنگل کی میراث ہے،  
 جنگل ہی کو سبھتی اور جنگل ہی سے فیضیاب

ہوتی ہے۔ یا حییٰ یاقبیم

الحمد للہ العظیم

خالق خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۰۶

محبت نے محبت کو بار بار آزمایا۔

سیر فہرست — اسیس قرنی

ملنے آیا تھا

ملاقات نہ ہو سکی

مابیس لوٹا اور

قیامت تک تذکرہ محبت کو جلا بخش گیا۔

مبارکاً مکرمًا مشرفاً

یا حییٰ یاقبیم

الحمد للہ العظیم

خالق خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم



۹۲۰۷

محبت، محب کے انگ انگ میں رچی ہوتی  
ہے، محبوب ہی محبت میں کار فرما۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۰۸

محبت کی دنیا میں محبوب کا راجہ ہوتا ہے  
محبوب ملے نہ ملے، محبت میں کوئی فرق  
نہیں آتا۔ ————— جوں کی توں قائم۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۰۹

حییٰ سے یہ جان پیدا ہوئی  
قیوم سے متحرک

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ للعِیِّمِ  
فَاللّٰهُ خَيْرُ التَّارِقِیْنَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۹۳۱۰

واحد — باری تعالیٰ کی مجذبت سے مسرور

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ للعِیِّمِ  
فَاللّٰهُ خَيْرُ التَّارِقِیْنَ

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

۹۳۱۱

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم

## ہر جمال کا منبع

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فاللہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۱۲

اپنے دل سے تصدیق کر۔ اللہ تبارک تعالیٰ  
ذواجلال والاکرام نے فرمایا :

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ  
وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ  
مِنْ قَدْحَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا خَبْئَةٍ فِي ظُلْمَةٍ  
إِلَّا يَرُهَا وَلَا رَاطِبٍ وَلَا يَأْسِبُ إِلَّا فِي  
كِتَابٍ مُبِينٍ (الانعام: ۵۹)

اور اسی کے پاس (یعنی اللہ ہی کے پاس) غیب (کے تمام

فزانوں کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا  
 اور اُسے جنگلوں اور دریاؤں (کی ہر شے) کا علم ہے  
 اور کوئی پتہ نہیں بھرتا مگر وہ اس کو جانتا ہے اور  
 زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی خشک  
 یا تر ایسی چیز نہیں مگر وہ کتابِ روشن میں (لکھی ہوئی)  
 ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہی القیوم  
 فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۱۳

تہر کوئی چیز نہیں، دریا ہی کی آبخار ہوتی ہے  
 اور دریا بھیل سے بہا کرتا ہے اور  
 بھیل اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی

ہوتی ہے یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہی القیوم فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۱۴

ہم و غم مردوں کے پاؤں کے جوتے  
ہوتے ہیں اور جوتے ہمیشہ گرد آلود رہتے

ہیں۔ یا حییٰ یا قتیبوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۱۵

ذکرِ الہی چار اقسام پر مشتمل :

- و۔ ذکرِ لسانی ————— کبھی زندہ ، کبھی مردہ
- و۔ ذکرِ قلبی ————— کبھی شافی الصدر
- کبھی وساوس میں مسحور
- و۔ ذکرِ روحی ————— کبھی طاعت میں مسرور
- کبھی معصیت میں سنجور

و۔ ذکرِ سَری — دایں

بائیں

آگے

پیچھے

اوپر

نیچے

ہمہ وقت سائِم و دائِم۔ یاحییٰ یاقتیوم

الحَسَدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۱۶

شانی الصدر — وساوسِ خفاکِ دُور سے

قلعۃ الصدر — ابتلا سے معمور

الحَسَدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاِنَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ يَاحَيُّ يَاقَتِيَوْمِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۱۷

جس نے سدا تیرے پاس نہیں رہنا،  
تیرا مال ہے ؟

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۳۱۸

جب دین آتا ہے، دنیا کو ہالے جاتا ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۳۱۹

جو دین سے محبت کرتا ہے، دین بھی اس سے۔

اپنے آپ کوئی بھی دنیا کی محبت ترک نہیں  
کر سکتا مگر اللہ ہی کی توفیق سے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فالله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۳۲۰

قول  
فعل  
عمل

اور نیت پاک ہوئی  
اللہ کی رحمت ہوئی

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فالله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم



۹۳۲۱

اگر کوئی کراماً کا تبین کو ،  
جو ہمہ وقت ہر کسی کے ہمراہ موجود رہتے  
ہیں ، دیکھ لے یا محسوس کر لے  
جتی جی کبھی کوئی غلط حرکت نہ کرے ،  
خاموش ہونے پر مجبور ہو جائے ۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله  
خالقنا وربنا  
والله ذو الفضل العظيم

۹۳۲۲

احدیت و غیریت  
طریقیت کی مشکل ترین منزل ہے اور  
اللہ کی طرف سے عنایت ہو کرتی ہے

احدیت جب غیریت میں سے گزر کر پاک ہوئی  
احد کا منظر بنی۔

ازل تا ابد، اللہ نے کیا

اللہ کرتا ہے

اللہ ہی کرے گا

ہر شے اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں محکوم

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم  
خالق خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۲۲

ہر کام ، ہر کلام ، ہر خیال

جو ذکر الہی کا معاون نہیں،

بیکار۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم خالق خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۲۴

سُبْحَانَ الْعَزِيزِ النَّصِیْرِ  
ہر قسم کی ہر نصرت اللہ ہی کے  
قبضہ قدرت میں ہے اور

وہی ہر قوت پر قوی العزیز

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فانہ خیر الرازقین

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۲۵

رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

ہر روح — جیسے سمندر میں ایک بوند

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم فانه خير الرازقين

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۶

بندہ اپنی ضرورت کی ہر قسم کی ہر شے تیار  
 کرتا رہتا ہے  
 نہیں، تو قبر کا زادِ راہ نہیں — کُلِّتَابُ بَعْخِر

طریقت داخل ہوتے ہی بولی: قبر کا سامان تیار رکھ

فقر بولا:  
 سامان تیار ہے  
 صرف رحمت کا انتظار ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم  
 فانه خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۲

کتاب کا تذکرہ محدود  
چند اوراق پہ مشتمل  
طریقیت کا تذکرہ — سینہ بہ سینہ

دم بہ دم  
اہلِ طریقیت کی پیشوائی میں اول رہنا

یا حییٰ یتیم

الحمد لله للحق القیوم  
فان الله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۲۸

ذکرِ الہی کی محویت کے دوران  
جنگل میں ننگے پاؤں رہنا

فَاخْلَعْ دَعْلَیْکَ (طہ - ۱۲) کی ایک موسومی تشریح ہے

یا حییٰ یتیم

الحمد لله للحق القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۲۹

ذکر کیا جاتا ہے ، فکر وارد ہوتا ہے

—\*—

ذکر کا مخزن و معدن۔ فکر

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہی القیوم  
فانہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۳۳۰

ہر انسان امرِ کُن سے

پیدا ہوتا ہے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصّٰوِبِ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْاَبْلٰغُ

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہی القیوم  
فانہ خیر الرازقین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۳۲۱

مخلوق اللہ کا کُنْبہ ہے ، اللہ کے کُنْبے کی

خدمت کمر

احسان کمر

اکرام کمر

اور یہی بہترین شعار ہے۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العتیق، فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۲۲

جس نے بھی مَوْتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا

کے راز کو پایا ، بدی سے دُور ہوا۔ دُور، دُور، دُور

اَفْلَح

نیکی کے قریب ہوا — قریب، قریب، قریب۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العتیق، فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۲۲

## عزم

استقامت سے آراستہ ہوا  
 بال بال سے خمار ٹپکنے لگا۔  
 لہرا لہرا کر چلا  
 اٹھلا اٹھلا کر بڑھا  
 غصت کے پروے چاک کر کے  
 علائق کی زنجیریں توڑ کر  
 ہر شے سے منہ موڑ کر  
 موت و حیات سے بے نیاز  
 اپنی منزل کی جانب  
 دیوانہ وار بڑھتا چلا گیا  
 اسکی ایک ہی جنبش سے



راہ کی رکاوٹیں دم توڑ گئیں  
 اسکی یلغار کے آگے  
 تند و تیز ریلے بھی ٹھہر نہ سکے  
 طوفان اس کا طواف کرنے لگے  
 گردابِ خضرِ راہ بن گئے  
 ابیں کا غرور خاک میں مل گیا  
 اسکی تنی ہوئی گردن جھک گئی  
 سارے منصوبے بچھ کر رہ گئے  
 ہتھیار دھرے کے دھرے رہ گئے  
 وساوسِ خناس کھسیانے ہو کر رہ گئے  
 اقتدار و دولت کا غرور گھٹنے ٹیک گیا  
 دُنیا اپنی تمام رعنائیوں کے ساتھ  
 اس کے آگے ہاتھ باندھے کھڑکی ہو گئی

مگر اُس نے آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔

(۱۹۴۵ء)

یا حی یا قیوم

العبد للحق القیوم  
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۳۲

صبح و شام نے کتنی کروٹیں بدلیں  
دُنیا میں ایک سے ایک انقلاب آئے  
زمانے نے رنگارنگ رنگتیں بدلیں  
ہر شے بدلی مگر عزم

عزم اٹل ہوتا ہے، بدلا نہیں کرتا  
پُر امید ہوتا ہے، مایوسی کا نام تک نہیں جانتا

ہواؤں میں ، دریاؤں میں  
 پہاڑوں میں ، صحراؤں میں  
 بستیوں میں ، ویرانوں میں  
 ہر جگہ عزم کی شوکتِ اقتدار کا چرچا۔

—\*—

عزم کی ہیبت و جلال سے  
 دھرتی کا سینہ لرزاں  
 قدسی انگشتِ بدنداں  
 کائناتِ دم بخود  
 کارکنانِ قضا و قدرِ محو حیرت

—\*—

عزم بولا :  
 میری واپسی کی میعادِ صبحِ محشر تک ہے ،  
 میرے راستے سے ہٹ جاؤ !

عزم کی منزل تخت و سلطنت نہیں،  
کچھ اور ہے

تختِ سلطنت عزم کی  
منزل ہو ہی نہیں سکتی،  
اس کا سانچہ تو عزم کی ہر  
ٹھوک پر بنتا بگڑتا ہے

یا حییٰ یا قیوم

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْإِنْتِبَاحُ

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فانہ خیر التارکین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ



۹۳۳۵

مرد جب کسی کام کو کرنے کا عزم کر لیتے ہیں، کھکے  
 ہی رہتے ہیں۔ کبھی نہیں ٹلتے۔ ٹل سکتے ہی  
 نہیں اگرچہ کوہ قاف کی وادی کو پار کرنا پڑے

یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للہی القیوم  
 فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۳۶

متحد ہو اور ہر قیمت پر ہو  
 کیا تم نہیں دیکھتے کہ بارش کے معمولی سے قطر  
 جب متحد ہو کر اترتے ہیں، ہر شے کو  
 خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للہی القیوم  
 فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۲۷

رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِ إِلَهُ كُلِّ شَيْءٍ

جو بھی کما حقہ اس پر ایمان لایا،

مطمن ہوا، مسرور ہوا، محسوس ہوا۔

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ للْحَيِّ الْقَيُّومِ

عَالَمُهُ خَيْرُ الرَّاغِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۲۸

بِاللَّهِ اِتِّيرِي سَارِي مَخْلُوقِ حَاجَتِ مَنْدُءِ

اَوْر تُوْرُ — كُلُّ كَائِنَاتٍ كَاتَا ضِي الْحَاجَاتِ

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ للْحَيِّ الْقَيُّومِ

عَالَمُهُ خَيْرُ الرَّاغِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۱۹

کو اہر شے کھاتا ہے، چڑھی صرف پروگا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للہ القیوم  
خالقہ خیر البرزخین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۳۲۰

یا حییٰ یا قیوم ط ارض و سما کی کُل کائنات کی  
جان اور جمیع علوم کا سرچشمہ!

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للہ القیوم خالقہ خیر البرزخین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۳۲۱

لسان ہی علم و حکمت، عشق و رقت اور  
علم و فنون کا مظہر

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للہ القیوم خالقہ خیر البرزخین

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۲

★ میرے اللہ عزّوجلّ ذوالجلال والاکرام  
 بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ

★ میرے آقا روحی فدائے اللہ علیہ وسلم  
 رَحْمَتٌ لِّلْعَالَمِينَ

★ اللہ کی کتاب قرآن حکیم و کریم و عظیم و مجید  
 ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الْحَسْبُ لِي يَوْمَ الْقِيَامِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ





۹۲۲۲

میرے آقا ، میرے مولا  
 میرے دلبر، میرے جانی  
 روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم  
 کے خیال میں محور ہونا ہی  
 میرا اُمید افزا درود ہے  
 یا حی یا قیوم  
 محویت میں اسے  
 ذوالکبر کے مترادف  
 شمار کیا  
 جاتا ہے

یا حی یا قیوم

العقمد للحق القیوم

فانہ خیر الرازقین

واللہ ذوالفضل العظیم

۹۳۲۴

تیری عمر عزیز تھی ، عزیز تر۔

ایک انمول گوہر۔

خرافات و اہیات میں مشغول ہو کر

گھٹے میں رول دی۔

یا حییٰ یا قتیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۲۵

یاد ہی کی بدلت یاد ہوتی ہے۔

جو، جسے چاہتا ہے، یاد کرتا ہے۔

اسی طرح محبت۔ یا حییٰ یا قتیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۶

ذکر کے بعد شکر لازم و ملزوم  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدٌ كَثِيرٌ طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ  
 كَمَا يُحِبُّ رَبَّنَا وَيَرْضَوْنَ

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي الْقَيُّوْمُ  
 فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّزَّاقِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۷

شکر وہ ہے جو اللہ کی رضا کو  
 راضی کر لے۔ يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي الْقَيُّوْمُ  
 فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّزَّاقِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۳۳۸

تیرا نام سچا

سچا

اُچا

اور میں — جھوٹا

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العظیم

خالقه خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۳۹

گنہ گار جب شرمسار ہوا، کرم سے نوازا گیا

جس نے بھی کرم پایا، شرم ہی کی بدلت پایا

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العظیم

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۵۰

دنیا گوناگوں - گنتی کے چند بندے ہوتے  
ہوں گے جو کبھی جھوٹ نہیں بولتے  
ورنہ ہر وقت ہر جگہ جھوٹ بولا جاتا ہے

جو کبھی جھوٹ نہیں بولتا — صادق

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۵۱

عہد کا پابند بامراد  
عہد شکن نامراد

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم

فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۵۱

فقر کے جملہ مدایح میرے آقا رومی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی محبت ہی پہ موقوف ہوتے ہیں اور  
محبت \_\_\_\_\_ الہی عنایت کے تابع



اور آپ کی ہی محبت کی بدولت یہ کائنات  
معرض وجود میں آئی۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۳۵۲

نانا \_\_\_\_\_ رحمتِ علم  
نواسہ \_\_\_\_\_ رحمتِ علم

یا حی یا قیوم  
الحمد لله الحي القيوم فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

سَاتِ مُصْطَفَىٰ بِيْزَانِ  
ﷺ

حضرت خواجہ عثمان مارونی قدس سرہ العزیز

نمی دانم کہ آخر چوں دم دیدار می رقصم  
 مگر نازم بہ این فوقے کہ پیش یاری رقصم  
 تو ہر دم می سرائی نغمہ و ہر بار می رقصم  
 بہ ہر طرے کہ می رقصانیم اے یاری رقصم  
 بیا جاناں تماشا کن کہ در انبوہ جانبازاں  
 بصد سامان رسوائی سر بازار می رقصم  
 خوش آل رندی کہ پامالت کند باسالی را  
 نہ ہے تقویٰ کہ من با جیبہ دستار می رقصم  
 اگر چہ قطرہ شبنم نہ پلید بر سر خارے  
 ستم آل قطرہ شبنم بہ نوکِ خار می رقصم

تو آں قاتل کہ از بہر تماشا خونِ من ریزی  
 من آں بسمل کہ زیرِ خنجرِ خودِ خودار می رقصم  
 منم عثمانِ ہارونی کہ یارِ شیخِ منصورم  
 ملامت می کند خلعت و من بردار می رقصم

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ للہ القیوم  
 فاللہ خیر التارکین  
 واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۵۲

تیری قدرت کی حکمت کے مناظرِ بندوں  
 ہی نے دیکھے! سرِ بند ہی تیرے بیچانے  
 کے پیمانے۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ للہ القیوم  
 فاللہ خیر التارکین  
 واللہ ذو الفضل العظیم



۹۳۵۵

رِنْدِ بے ہوش نہیں، مد ہوش ہوتا ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ للحق القیوم  
فانہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۵۶

رِنْدِ

دانش کا نکھار

اخلاص کا معیار

محبت کا خمار

محبوبہ انکسار

اُحد کی طلبگار

ماسواہ سے بیزار

مساک سے بے نیاز  
احدیت کی ہمراز  
معرفت کی پاسبان  
حقیقت کی ترجمان

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۵۷

مے کدے کی حاضری رند کی زندگی  
اور اس راہ میں چلنا اُس کی منزل

رندِ رقص کھرتا ہوا مے کدے پہ حاضر ضرور  
ہوتا ہے۔ پلانا نہ پلانا ساتی کی مرضی پتوے۔

انداز عطا و بلا سے کُلّیتاً بے نیاز۔

عطا و ابتلاء ساتی کے انداز۔

مقبولِ طریقت انداز۔

اور یہ دونوں پریشاد۔

پنی کر کبھی آپے سے باہر نہیں ہوتا۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العفو فانه خير للراغبين

والله ذو الفضل العظيم

۹۳۵۸

خافتا ہی نظم میں

قال \_\_\_\_\_ حال سے مزین

فکر \_\_\_\_\_ عمل سے توانا

عمل \_\_\_\_\_ اخلاص سے بھرپور

خبر \_\_\_\_\_ نظر سے معمور یا حی یا قیوم

الحمد لله العفو فانه خير للراغبين

والله ذو الفضل العظيم

حضرت سرکارِ عارفِ طریقتِ علم الحقیقت محبوبِ المصطفیٰ  
 مکرم الرسول، قطب المشائخ، ولی الہند و السندھ،  
 معدن الشریعت، مخزن الاسرار الحکمت، الشیخ الزبانی  
 الاشہب الصمدانی، حضرت خواجہ غریب نواز السید  
 معین الدین و الحق حسن سخری الہشتی الاجمیری  
 قدس سرہ العزیز کی مجملہ تعلیمات کا پتھر، جہاں تک  
 میں سمجھ سکا ہوں، آپ کے اس دغظِ حسنہ میں موجود  
 ہے جو آپ نے اپنے وصال مبارک سے چالیس روز  
 قبل بیان فرمایا۔ اپنے مریدین اور اپنے روحانی  
 جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ  
 کو مخاطب کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا :

و۔ محبت ہر کسی سے کرو، نفرت کسی سے نہیں

۱۔ صرف باتیں تمہیں کہیں نہیں پہنچا سکتیں۔

۲۔ اللہ اور مذہب کے بارے میں صرف باتوں کی بنا پر  
(عمل کو ترک نہ کر کے) تم ترقی کی شاہراہ پر کبھی آگے  
نہیں بڑھ سکتے۔

۳۔ اپنی مخفی صلاحیتوں کو بروئے کار لاؤ اور پھر اپنی  
غیر فانی ہستی کی عظمت کو مکمل طور پر منکشف کرو  
۴۔ تمہارے اندر محبت و آشتی کوٹ کوٹ کر بھری  
ہوتی ہو۔ تم جہاں رہو یا جہاں جاؤ، امن و سلامتی  
اور مسرت و شادمانی کا پرچار کرو۔ حق و صداقت کا  
شعلہ تاباں، محبت و الفت کی حسین کلی اور امن و  
سلامتی کا سکون بخش مرہم بن جاؤ۔ اپنے روحانی  
نور سے جہالت کے اندھیروں کو بھگا دو۔ جنگ و جمل  
اور فتنہ و فساد کے چھائے ہوئے بادلوں کو بکھیر دو۔

نیکی ، یاہمی اخوت و محبت اور یگانگت کی  
اشاعت کرو۔

۱۔ اللہ کے سوانہ کسی سے اعانت طلب کرو نہ  
صدقات و خیرات اور نہ ہی کسی کی حمایت کے  
طالب بنو۔

۲۔ امرا اور رؤسا کے درباروں میں کبھی حاضری نہ دو  
لیکن دُعا سے انکار نہ کرو۔

۳۔ اگر تمہارے پاس حاجت مند غریب اور مساکین بیگان  
و یتامیٰ حاضر ہوں تو ان کی مدد کرو۔

۴۔ ہندوستان کے لوگوں کی بلا تیز مذہب ملت  
خدمت کرنا امن و سلامتی کا واحد مقصد

و دُعا ہو فرض شناسی کے جذبہ کے تحت  
اس کام کو جاری رکھو تاکہ مجھے بطور آپ کے پیرومُشد

آپ کی کسی کوتاہی کے باعث قیامت کے دن  
اللہ رب العزت کے حضور شرمندہ نہ ہوا پڑے

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۶۰

بِسْلِ السَّلَامِ كِي اِنْتِهَا — جُلْمہ منہیات سے اجتناب

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۶۱

دُنیا میں کوئی بھی شخص کبھی تنہا نہیں ہوتا۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۶۲

راز تین قسم کے ہوتے ہیں

- ۱- ہر کسی کو بتا
- ۲- صرف طالبِ حق کو بتا
- ۳- کسی کو کبھی مت بتا

یا حی یا قیوم

الحمد لله القیوم  
فان الله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۶۳

لوح بھی تیری، قلم بھی تیرا  
اور تو ہی ہر شے پہ قادر المقتدر

یا حی یا قیوم

الحمد لله القیوم فان الله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم



۹۲۶۴

دوست بھی بھلا دوست سے کوئی سوال کیا کرتا ہے؟

ہرگز نہیں

زیب نہیں دیتا

محبت میں فرمائش کا جواز نہیں ہوتا۔

دوست کی دوستی محبت تک محدود۔

یا حبت یا قیوم

العتمد للحی القیوم  
فاطہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۶۵

سورۃ فاتحہ قرآن عظیم ہے

سن ازل :

بہترین ۷ مرتبہ

بہترین ۱۰۰ مرتبہ

— حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تورات، انجیل، زبور اور قرآن میں سورۃ فاتحہ جیسی کوئی سورت نازل نہیں کی گئی اور یہ سات آیات ہیں، (ہر رکعت میں) بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہ قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(سنن الدامی / کتاب الملل بائستہ ج ۱ ص ۸۲۵)

— حضرت ابو درود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ فاتحہ ایسی جزا اور ثواب دیتی ہے کہ اس کے برابر سارے قرآن میں اور کوئی سورت نہیں دیتی۔ اگر میزان کے ایک پلٹے میں سورۃ فاتحہ رکھی جائے اور دوسرے پلٹے میں باقی قرآن رکھا جائے تو

## سورۃ فاتحہ باقی قرآن سے سات گنا زیادہ وزنی ہوگی

(کنز العمال / کتاب العمل بابہ ج ۱ ص ۸۲۵-۸۲۶)

و حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَبّی، اَبّی! وہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ چنانچہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ تو ہوئے مگر کوئی جواب نہ دیا۔ پس وہ ٹکی (مختصر) نماز پڑھ کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مڑے اور عرض کیا السلام علیک یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ يَا اَبّی! جب میں نے تمہیں کچھ

تو تم نے جواب کیوں نہ دیا؟ انہوں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نماز میں تھا۔ (تو)  
حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے  
مجھ پر جو وحی بھیجی ہے (یعنی قرآن کریم) کیا اس میں تمہیں  
یہ حکم نہیں بلا کہ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ  
وسلم) کی پکار کا جواب دو جب کہ وہ زندگی عطا کرنے  
کے لیے تمہیں بلائیں، لے

حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں (یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ حکم تو میں نے قرآن کریم میں دیکھا  
ہے) اور میری اس لغزش سے مرگزر فرمائیے) آئندہ  
انشاء اللہ! کبھی ایسا نہ کروں گا۔ جناب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں ایک

ایسی سورۃ بتادوں جس کی مثل نہ تورات میں اُتری  
 نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن میں؛ انہوں  
 نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!  
 (ایسی سورت تو ضرور بتلائیے) حضور اقدس صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے (حضرت ابی رضی) فرمایا: تم نمازیں  
 قرآن کیسے پڑھتے ہو؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ  
 کہتے ہیں کہ اس پر حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے اُمّ القرآن  
 (سورۃ فاتحہ) پڑھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت  
 میں میری جان ہے، اسکی مثل (کوئی سورۃ) نہ تورات  
 میں اُتری ہے نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ قرآن  
 میں۔ اور یہ سارا آیتیں) ہیں ثانی (بار بار دہرائی جانے  
 والی آیات) قرآنِ عظیم میں سے (اس قرآنِ عظیم میں سے)

تو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنۃ ج ۸ ص ۸۲)

۱۔ حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فاتحہ الکتاب (یعنی سورۃ الحمد) ہر بیماری سے شفا ہے۔

(سنن الدارمی / کتاب العمل بالسنۃ ج ۸ ص ۸۵)

۲۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نفر میں کسی منزل پر ٹھہرے۔ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا: کیا میں تجھے قرآن کی سب سے زیادہ فضیلت والی

سورت نہ تباؤں؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اسکو امجد للہ رب العالمین (یعنی سورۃ فاتحہ)  
پڑھ کر سنائی۔

(المستدرک للحاکم / کتاب العمل بالسنتہ ج ۱ ص ۸۲۵)

۱۔ حضرت ابوہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ  
عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا:

سورۃ فاتحہ زہر سے شفا دینے والی چیز ہے

(کنز العمال / کتاب عمل بالسنتہ ج ۱ ص ۸۲۶)

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
وعدہ لائے شریک نے مجھے عطا کیا جو مجھ پر احسان کیا اس نے  
فرمایا) میں دیتا ہوں تجھے سورۃ فاتحہ اور یہ میرے

عرش کے خزانوں میں سے ہے اور پھر میں نے  
اسکو اپنے اور تیرے درمیان بانٹ دیا۔

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ ج ۱ ص ۸۲۶)

۹۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت  
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :  
اللہ تعالیٰ قطعی فیصلہ کے مطابق ایک قوم پر  
عذاب بھیجنے والے ہوں گے کہ اسی اثنا میں ان  
کے بچوں میں سے کوئی بچہ قرآن میں سے الحمد للہ  
رب العالمین (سورۃ فاتحہ) پڑھے گا پس اللہ تبارک و  
تعالیٰ اس (سورت) کو سُن کر (اسکی برکت سے) ان  
لوگوں سے عذاب کو چالیس سال تک ملتوی کر دیگا۔

(طال دیگا) (تفسیر المکشاف / کتاب العمل بالسنۃ ج ۱ ص ۸۲۷)

یا حبیبیتیم

الحمد لله رب العالمین

والله ذو الفضل العظيم



۹۳۶۶

جب تک تین چیزیں حاصل نہیں ہوتیں،  
آدمیت و انسانیت و بشریت تشہ بہ تکمیل  
رہتی ہے

★ نفع دینے والا علم

★ مقبول عمل

★ طیب رزق

یہ نشان سامنے رکھ !

۱- یہ علم جو میں حاصل کر رہا ہوں، نافع ہے؟

۲- کیا یہ عمل، جسے کہ میں شروع کر رہا ہوں مقبولیت

کے معیار کے مطابق ہے۔؟

۳- کیا یہ روزی، جسے کہ میں کھا رہا ہوں،

طیب ہے۔؟

انشاء اللہ نافع علم،  
مقبول عمل اور طیب رزق  
کے عنایت کی توقع!  
یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۱۹۶۷

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم معلمِ انسانیت

انسان کو مہد سے لے کر لحد تک جن مراحل و معاملات سے  
واسطہ پڑتا ہے، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان  
سب کے لیے نہ صرف صحیح، واضح اور مکمل تعلیم فرمائی بلکہ  
عملی نمونہ پیش کر کے خلقِ عظیم کی مثال بھی قائم کر دی  
اور خالقِ کائنات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و  
فعل کو اسوۂ حسنہ کی سند عطا کی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ زور حصولِ علم

پر دیا۔ علم حاصل کرنا ہر مومن مرد اور مومن عورت کے لیے  
 لازمی قرار دیا۔ اور تاکید فرمائی کہ حصولِ علم کے لیے چاہے  
 چین جیسے دُور افتادہ ملک تک جانا پڑے تو بھی گمراہ نہ ہو کر  
 کیونکہ اہلِ علم کو دوسروں پر اتنا شرف ہے جتنا کہ حضور  
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک معمولی انس پر اور انسانوں میں  
 بہترین انسان وہ ہیں جو علم حاصل کرتے ہیں یا علم سیکھتے  
 ہیں۔ علم ہی شرفِ انسانیت کا باعث ہے اور آج  
 کی تمام ترقی اور روشنی علم ہی کی مرہونِ منت ہے۔  
 حصولِ علم کی تاکید کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 اپنے علم پر عمل کرنے کی تاکید فرمائی۔ علمِ باعمل کو  
 عابد پر فوقیت دی اور بے عمل کو ”ہادیہ“ کی  
 وعید فرمائی کیونکہ علم کو عمل میں لاکر ہی انسان  
 انسان بن سکتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم والدین سے سلوک، ہمساویوں سے تعلقات اور دوسروں سے میل جول کے طریقے سکھا کر مثالی معاشرہ قائم کرنے کا راستہ دکھا دیا۔ اسی طرح مظلوم ترین طبقہ عورت کو اس کا صحیح مقام دلایا۔

جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، چوری، ڈاکہ، زنا، شراب، جوا، سود اور قتل کی ممانعت فرما کر معاشرتی برائیوں کی بیخ کنی کر دی۔ سچ، خلوص، اخوت اور حسن سلوک کا سبق دے کر بہترین معاشرہ کی داغ بیل ڈال دی۔

ظاہر کی صفائی کے لیے مسواک، پتھروں کی پاکیزگی، طہارت، وضو اور غسل کے طریقے سکھائے، صحت مند جسم کے لیے ان پر عمل کرنا ہی کافی ہے۔

غزبا، مساکین، یتیم اور بے سہارا بیوگان کے گزراؤنا  
کے لیے اغنیاء پر زکوٰۃ فرض کر دی۔

خیرات و صدقات پر زور دیا فطرانہ اور قربانی  
بھی اسی مقصد کے لیے سکھلائیں۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات مکمل  
ضابطہ حیات ہیں مگر ہم اپنے محسنِ اعظم و معلمِ اعظم  
کی تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ یہی ہماری بے وقتی  
کا سبب اور بے سرو سامانی کا باعث ہے۔ کیا ہماری  
بیداری کا وقت ابھی نہیں آیا؟

در در کی ٹھوکروں سے بچنے اور ذلتِ رسوائی  
کے گرواب سے باہر نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ  
کہ ہم اپنے آقاؐ نامدار کی تعلیمات کو اپنائیں اور کسی حال میں بھی

ان سے رُوگردانی نہ کریں۔ و ما عینا الا السبلخ یا حی یا قیوم

الحمد لله العظیم فالله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۶۸

کل کائنات کے رسولِ اکرمؐ — اُمّی

کمال کی حد نہیں تو کیا ہے ؟

بے مثل نہیں تو کیوں نہیں ؟

یا حییٰ یقینم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۶۹

اللہ کے دینِ اسلام کی کماحقہٗ اتباع سے

مخیر العقول ایجادات کا ظہور

یا حییٰ یقینم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۷۰

خرافات و واہیات کے باعث

ذکر کی تومنیق سلب

کر لی جاتی ہے !

یا حییٰ یقینم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَلِيِّ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۷۱

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝  
 ”شے“ میں کُل کائنات کی ہر شے شامل ہے

يا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمِ  
 فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۷۲

اَللّٰهُمَّ

اَللّٰهُمَّ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلْحَسْبُ الْقَيُّوْمُ ۝

\*

کائنات کی کوئی بھی شے

حیات و اقامت کی مسکر نہیں۔  
ہر ذی روح متعارف۔



پتہ پتہ، ذرہ ذرہ میں الْحَيِّ الْقَيُّومِ کا نور

رچا و بسا ہوا ہے  
لیکن جانتے نہیں  
اسی لیے پھپھاتے نہیں

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الْمُرَاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۷۳

اسم اعظم یا حی یا قیوم کی عظمت کا اسرار :  
گلہ جیعا منہیات سے اجتناب۔



اور یہ اہم ترین باب ہے

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العظیم  
فانہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۶

روح \_\_\_\_\_ طاہر

سینہ \_\_\_\_\_ مکدر

معدہ \_\_\_\_\_ غلیظ



بِسْمِ اللّٰهِ

اللہ کے نام سے

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!  
 جس وقت تم میں سے کوئی شخص پانخانہ میں  
 داخل ہو تو جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی سرنگاہوں  
 کا پردہ یہ ہے کہ کہے بسم اللہ

(جامع الترمذی / کتاب العمل بالسنة ج ۳ ص ۳)

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں گھمسی ناپاک روحوں سے

وَالْخَبَائِثِ ۝

وہ مذکور ہوں یا مرنٹ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ان پانخانوں  
 میں شیاطین اکثر آیا کرتے ہیں تو جب تم میں سے  
 کوئی شخص پانخانہ کو جائے تو کہے۔ اعوذ باللہ.... الخ

(سنن ابوداؤد / کتاب العمل بالسنة ج ۲ ص ۲)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ

اے اللہ! میں تیری پناہ لیتا ہوں گھنڈی ناپاک روحوں سے وہ مذکور

وَالْخَبَائِثِ ۝

ہوں یا مومن

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے - اللہم انی ..... الخ

(جامع ترمذی / کتاب العمل بالسنة - ج ۳ ص ۳۱)

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرَّجْسِ

اے اللہ میں تیری پناہ لیتا ہوں پلیدی سے

الْجَسِّ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ

نجاست سے نجاست سے نجاست والے شیطان

الرَّجْسِ ۝

مردود سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں  
داخل ہوتے تو پڑھتے اللھوانی ..... الخ

(عمل الیوم واللیلۃ / کتاب العمل بالسنۃ ج ۲ ص ۲۲/۱۳)

يَا ذَا الْجَلَالِ ۞

لے بزرگی والے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ  
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل  
ہوتے تو فرماتے . یا ذالجلال ..... .

(عمل الیوم واللیلۃ / کتاب العمل بالسنۃ ج ۳ ص ۲۲)



الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم سے غم کو

الْحَزْنَ وَالْأَذَى وَعَافَانِي ۝

اور تکلیف کو مٹا کر دیا اور ہمیں عافیت بخشی۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

اقدم صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر آتے

وقت پڑھتے۔ الحمد لله..... الخ

(عمل ایوم والليلة / کتاب العمل بالنسۃ ج ۳ ص ۳۲)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْسَنَ إِلَيَّ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اقل و آخر

فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ ۝

میں مجھ پر احسان کیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلا سے  
باہر آتے وقت پڑھتے - الحمد لله ..... الخ

(عمل الیوم والسلیة / کتاب العمل بالسنة ج ۳ ص ۳۳)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي إِذَا قَتَيْتِ

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چکھائی مجھے اس (کھانے)

لذَّتهُ وَأَلْبَقِي فِي قَوْتِهِ

کی لذت اور باقی رکھی مجھ میں اسکی قوت

وَأَذْهَبَ عَنِّي إِذَا هُ

اور دُور کی مجھ سے اس کی اذیت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت

الخلا میں داخل ہوتے تو پڑھتے - اللهم ان

اعوذ بك من الرجيس الخمس الخبيث الفجث

الشیطات الرجيم -

پھر جب باہر تشریف لاتے تو پڑھتے الحمد لله ... الخ

(عمل الیوم واللیلۃ / کتاب العمل بالنسۃ ج ۳ ص ۳۳)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذَاقَنِي لَذَّتَهُ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے اسکی

وَأَلْفَنِي فِي مَنَفَعَتِهِ وَأَخْرَجَ

لذت سے نوازا اور اسکی منفعت بخش چیزیں مجھ میں

عَنِّي إِذَا هُ ه

باقی رکھیں اور تکلیف دہ چیز مجھ سے خارج کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جلیل القدر

نبی حضرت نوح علیہ السلام جب بھی بیت الخلاء سے

باہر آتے تو یہ پڑھتے تھے۔ الحمد لله ..... الخ

(کنز العمال / کتاب العمل بالنسۃ ج ۳ ص ۳۳/۳۳)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف

مَا يُؤْذِيَنِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ

چیز کو دُور فرما دیا اور نفع بخش چیز کو میرے لیے

مَا يَنْفَعُنِي ۝

بجائ رکھا۔

حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے

کوئی بیت الخلاء سے باہر نکلے تو یہ پڑھے۔

الحمد لله ..... الخ

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنة ج ۳ ص ۳۲)





الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَجَ عَنِّي

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ

مَآيُؤُ ذِيْنِي وَ أَمْسَاكَ

چیز کو نکالا اور مجھ میں نفع بخش چیز

عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي ۝

کو باقی رکھ۔

حضرت طاووسؓ مسلاً روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اقدس  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے  
کوئی بیت الخلاء میں آئے تو اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ  
کے قبلہ کا احترام کرے لہذا نہ اسکی طرف رخ کرے  
اور نہ اسکی طرف پیٹھ کرے۔ پھر تین تپھروں یا تین  
لکڑیوں یا مٹی کی تین مُٹھیوں کے ساتھ صفائی کرے  
پھر یہ پڑھے۔ الحمد للہ..... الخ

(کنز العمال / کتاب العمل بالسنۃ ج ۳ ص ۳۲)

غُفْرَانِكَ ۞

میں تیری بخشش چاہتا ہوں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب پانچواں سے باہر  
 تشریف لاتے تو پڑھتے۔ غفرانک .....

(سنن ابی داؤد / کتاب العمل بالسنۃ ج ۳ ص ۳۲)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف

الَّذِي وَ عَافَانِي ۞

دُور کی اور مجھے عافیت عطا کی ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلا میں

سے باہر تشریف لاتے تو یہ کلمات پڑھتے۔

الحمد لله..... الخ

یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۳۷۵

”بگٹ بین“

معروف کلاک تھا،

پُرزے بدل گئے۔

یا حی یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم



۹۳۷۶

جس کام کو کوشش سو سال میں بھی نہیں  
کر سکتی ، ”کرم“ دم بھر میں کر  
دیتا ہے۔ تیرے کرم کی کوئی حد نہیں

یا اکرم الاکرمین  
تیرا کرم مکمل اور تو کریم بے مثال ہے۔

یا حی یا قیوم

الحکمد للحق القیوم  
فان الله خير التارقین

والله ذو الفضل العظیم



اے ہمارے رب

تیری ذاتِ قدس

سب سے بزرگ ذات ہے

اور تیسرے رتبہ

رَبَّنَا

وَجْهَكَ

اَكْرَمُ الْوُجُوهِ

وَجَاهَكَ

اَلْكَرُمُ الْجَاهِ      ہر تبتے سے بڑا  
 وَعَطِيَّتِكَ      اور تیرا عطیہ  
 اَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ      ہر عطیے سے افضل ہے

(کتاب العمل بالسنن ج ۳ ص ۱۲۷)

یا حییٰ یتیم

العسجد للحی القسوم

فانہ خیر الرزقین

والله ذوالفضل العظیم

۹۲۷۷

حیات ————— جدوجہد  
 موت ————— باقیات الصالحات

یا حییٰ یتیم

العسجد للحی القسوم

فانہ خیر الرزقین

والله ذوالفضل العظیم



بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي  
لَا يَضُرُّ  
مَعَ اسْمِهِ دَاوَابُّ  
اللّٰهِ كَمَا يَضُرُّ  
نَهْمِ سَمٍ  
نہیں نقصان پہنچا سکتی  
جس کی برکت کوئی بیماری

( کتاب العمل بالسنۃ ج ۲ ص ۶۲ )

يا حي يا قيوم

الحمد لله الحي القيوم  
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۳۷۸

سونے کے وقت جاگنا  
اور جاگنے کے وقت سونا

عجب نہیں تو کیا ہے ؟ یا حی یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۷۹

محبت کی وکالت میں، جو بھی کسی سفر پر  
گامزن ہوا، محبت نے اسے  
کبھی رو نہ کیا۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۸۰

تیری محبت میں جو بھی ٹوہا، تر گیا۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۸۱

تیرا جمال — بے قدر مسافر کی دلجوئی کی حد۔

یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّومِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۸۲

توجّہ ہی کی بدلت بندہ متوجہ

ہوتا ہے یا حیّ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
عَالِمُ خَيْرِ الرَّاقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۸۳

تم عام گمراہ گاہ کے مسافر ہو  
آنے جانے والوں کی طرف متوجّہ نہ ہوا کہو  
ہر کسی کو خاموش دُعا سے رخصت کیا کرو

یا حیّ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
عَالِمُ خَيْرِ الرَّاقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ







# انتساب إلى

حضرة الاقدس، حبيب الله و محبوب حبيب  
 رب العالمين (صلى الله عليه وسلم) اقام الليل  
 والنهار، صائم الدهر، العابد الزاهد، محب الاسلام  
 والمسلمين، المقبول عند المقرئين، العارف الرباني  
 و صابر الولى المحتاجين، سيدنا ومولينا و ابينا و  
 مخدومنا و مطاعنا و بادينا و صاحب ارشادنا  
 السيد المخدوم (كُلُّ الدَّيَارِ)

حضرة

علاء الدين على احمد صابر الكلي

رضى الله عنه و ادام الله تعالى بركاته و امد الله

فيوضه الخ لىوم الدين

۹۳۸۴

صابر صاحب سے رخصت ہو کر

ایک گنہگار فقیر

مسل چالیس سال

”مہاجر الی اللہ“ کی منزل پہ

گامزن رہا

اس سفر میں، اُس نے

کیا کیا نہیں دیکھا!

رنگا رنگ عجائبات نظر سے گزرنے

انگنت واقعات پیش آئے

اور انوکھے تجربات حاصل ہوئے

تحقیر آمیز کلمات سننے

تضحیک برداشت کی

جھڑکیاں سہیں  
 ٹھو کریں کھائیں  
 در در کی خاک چھانی  
 خاک بیری کی حد ہو گئی  
 اور توہین کی بھی۔  
 اسکی بے داغ معصومیت کو  
 تہمت کا نشانہ بنا کر  
 رسوا کرنے میں کوئی کھسڑ چھوڑی  
 اسکی ناکردہ گناہی پہ  
 اس کا تمسخر اڑانے کا  
 کوئی موقعہ جانے نہ دیا  
 اسکی توہین  
 ان کا دلچسپ غلہ تھا

اور تذلیل — دلپند شاعر



ہر تمیز سے بے پروا ہو کر  
 در در پھرنا  
 پھرتے ہی رہنا  
 ٹھو کریں کھانا  
 کھاتے ہی رہنا  
 گرنا ، سنبھلنا  
 رکنا ، بڑھنا  
 الٹنا ، پلٹنا  
 ترپنا ، پھڑکنا  
 اور قدم قدم پہ لڑکھڑانا  
 ہماری طرقت میں ایک چینی ہوتی منزل ہوتی ہے

طویل ترین  
مُشکل ترین

مُحبوب ترین

دیکھنے میں \_\_\_\_\_ رائدہ درگاہ

حقیقتاً \_\_\_\_\_ مقبول بارگاہ

بظاہر \_\_\_\_\_ تحقیر کا مجسمہ

باطن \_\_\_\_\_ توقیر کا پیکر

—\*—

اگر اس منزل میں

قدم قدم پہ

عاطفت و ملاحظت

شفقت و عنایت

اور رہبری و دستیگری

اُس فستیرِ بے نوا کے  
 شاملِ حال نہ رہتی  
 تو وہ عاجز و در ماندہ  
 اس کٹھن منزل پہ  
 اتنی مدت تک  
 کیونکر گامزن رہتا؟

یا حییٰ یا حبیبوم

العَمَدُ لِلْحَقِّ الْقَائِمِ  
 خَالِدٌ خَيْرًا لِّلرَّاقِمِ  
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۸۵

چلتے چلتے رستے میں ایک بٹہ ملا۔  
 ٹھوکر سے بچنے کے لیے، اٹھا کر، دُور  
 پھینکنے لگا۔ ذرا رکا۔ دیکھا  
 کسی انوکھی قسم کا سنگریزہ ہے

صاف کیا ، دھویا تو دیکھا کہ  
وہ ایک گومر تھا۔ نایاب گومر

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۸۶

دیکھتا ہے ، لیکن کسی کو بھی  
دکھ نہیں سکتا۔

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۸۷

ایک صاحب کا تبحر کلام تھا بار بار بار دہراتے

ادڑک میں لکھنے پر مجبور ہو گیا)  
 ”وہ سونے کی چڑیا ہے۔ جو اسے پکڑتا ہے،

اڑ جاتی ہے،“

واہ لے سونے کی چڑیا! اللہ سے ڈر،

اور توبہ کیا کر۔

وما عینا الا البلاغ

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
 فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۸۸

جو عمل تیرے نزدیک جہنم رسا ہے،

میرے نزدیک جنت کی کلید۔ یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
 فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



۹۳۸۹

حَقٌّ بَاطِلٌ

اپنا کوئی وجود نہیں رکھتے

دونوں قوتیں

انسانی کردار میں نمودار ہو کر

ازل سے دست و گریباں۔

ابد تک رہیں گی

—\*—

حق و باطل کی تلواریں

بارہا آپس میں ٹکرائیں

ہمیشہ

حَاشِی

غالب رہتا

نہ پہٹا اسکی راہ روک کے  
نہ طوفان



انسانی تاریخ کا ایک ایک ورق  
پہاڑوں کی ایک ایک چوٹی  
دریاؤں کی ایک ایک لہر  
ریت کا ایک ایک ذرہ  
گواہ ہے کہ

حَقِّقْ

کے متوالے

سَرَبُکْفِ

کفنِ بردوش

میدانِ کارزار میں نکلے  
اور نکلے ہی رہے



ان کی ہیبت سے  
کُفر و باطل کے ایوانوں میں  
لرزہ طاری ہو جاتا  
بڑے بڑے شہ زور  
حق کا رعبِ جلال دیکھ کر  
تھرا اٹھتے!



حق  
نے

طرح طرح سے

اور ہر طرح سے

اپنے نام لیواؤں کو آزمایا

کبھی آ رہے سے چروا کر

کبھی شکم ماہی میں مجبوس

کر کے

کبھی بھٹ جھنکا کر

کبھی جسم میں کیڑے ڈلوا کر

کبھی مصر کے بازار میں بھا کر

کبھی جیل خانے بھجوا کر

کبھی بے کسی میں آزما کر

کبھی تختِ شہیہ پہ بٹھا کر

کبھی حشا میں رُلا کر  
 کبھی ثور میں چھپا کر  
 کبھی اُحد میں دانت تڑوا کر  
 کبھی عرش پہ بلا کر  
 کبھی نانا کے کندھوں پہ بٹھا کر

کبھی کر بلا میں نیز پہ چرٹھا کر  
 کبھی بازو کٹوا کر  
 کبھی کھال کھینچوا کر

کبھی سرِ دار لٹکا کر

کبھی سرِ راہ لٹوا کر

مگر

ہر بار

حق نے

لہو کی ہر بوتل  
شہادت گہر اُلفت میں

پنچوڑ دی

منزلِ حق

کے راہی نے

اپنا راستہ

بڑی شان سے

طے کیا۔

نہایت ہی شان سے۔



## ح

کبھی زکریاؑ — کبھی یحییٰؑ  
 کبھی ابراہیمؑ — کبھی موسیٰؑ  
 کبھی خدیبؑ — کبھی عباسؑ  
 کبھی حسرتؑ — کبھی حسینؑ



## ظ

کبھی بختِ نصرؑ — کبھی شادؑ  
 کبھی نمرودؑ — کبھی فرعونؑ  
 کبھی یزیدؑ — کبھی عمرو سعدؑ

اس کا نام

کچھ بھی ہو،

آج تک

حقیقت

کے آگے نہ ٹھہرا

نہ

قہر کا

ٹھہر کے گا !

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فانہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم



۹۳۹۰

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے :  
قرآنِ کریم کی تلاوت — نُورِ عَلٰی نُور

ہمزاد و موکلا کی تسخیر کے لیے :

—\*—

اللہ کے بندو !

باز رہا کرو

یا حییٰ یا حییوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّمِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



بحرِ ظلمت میں ڈوبا ہوا انسان جب

قطعاً نا اُمید ہو جاتا ہے

زندگی کے کوئی آثار باقی نہیں رہتے

اللہ ربِّ العالَمین کی رحمت

اور میرے آقا و وحیِ منہ اللہ صلی علیہ وسلم

کی شفقت کی غیرت

گوارا نہیں کرتی۔ کمر سکتی ہی نہیں

کہ وہ ڈوب جائے

کبھی ڈوبنے نہیں دیتی !

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الرَّاقِمِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۹۲

اللہ نے بندے سے بندہ پیدا کیا اور بندے  
 ہی نے بندے کو بندہ بنایا اور اسے اللہ  
 تک پہنچایا۔ بندہ نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا۔  
 کائنات میں اندھیرا چھایا رہتا۔ بندے  
 ہی نے زندگی کو روشن کیا۔ یا حی یا قیوم

الانسان — عین الوجود

وَالسَّبَبُ فِي كُلِّ مَوْجُودٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

الحمد لله القیوم فالله خیر الرزقین

والله ذوالفضل العظیم

۹۳۹۳

اللہ کا حکم، ہر وقت، ہر جگہ

جباری ساری

طساری

اس کے حکم کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔  
 ہر شے اللہ کے حکم کے تابع  
 اس کے حضور میں ذلیل و زبر  
 کوئی بھی شے خود سر نہیں!

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
 فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۹۴

وَ إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَالْحَيُّ قَرِيبٌ  
 أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ  
 فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَ الْيَوْمَ نُنزِلُ الْوَعْدَ لِمَنْ  
 يَشَاءُ مِنْهُمْ (البقرة ۱۸۶)

وَ نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ  
 وَ هُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنْتُمْ (الحديد: ۴)

جدوجہد انسانی فطرت میں داخل ہے ورنہ  
جب تک پردہ نہیں اٹھتا، کوئی کیسے انہیں  
دیکھ سکتا ہے — ؟



جدوجہد فطرت بھی ہے، مطلوب بھی۔  
ہر کوئی کہتا ہے آتے جاتے کو دیکھ  
اندہ دیکھ، باہر دیکھ  
دیکھا تو نہیں نا کبھی نے ؟  
اگر دیکھ لیتا .....

یا حییٰ یا قیوم

العتمد للحی القیوم  
فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم



۹۳۹۵

کتاب العمل بالسنۃ المعروف بہ ترتیب شریف  
ہماری زندگی کی جدوجہد نہیں، عنایتِ الہیہ  
ماشاء اللہ!

ہمیں ہمارے اللہ تبارک تعالیٰ عزوجل ذوالجلال  
والاکرام ذوالفضل العظیم نے اپنی منزل کے  
انتخاب کی سعادت بخشی!

اللہ ہی نے ہمیں اس انتخاب کو کتاب کی  
صورت میں شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائی

اور پھر اللہ ہی نے اپنے خاص لطف و کرم

احسان سے ہم گنہ گاروں کو اس  
 منزل پہ گامزن ہونے کی توفیق  
 عنایت فرمائی !  
 گویا یہ ساری جدوجہد  
 اللہ ہی کی طرف سے اور  
 اللہ ہی کے لیے ہے !  
 اللہ کے سوا، اللہ کی قسم !  
 کوئی اور غرض و غایت مطلق نہیں۔  
 واللہ باللہ تالله  
 ماشاء اللہ !  
 یا حی یا قیوم

الحکمہ للبحی القیوم

فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۹۶

دُورِ دُورِ ہوتی

غفلت کا فور ہوتی

ہدایت

فصل

رحمت و

برکت کا نزول ہوا۔ ماشاء اللہ یا حی یا قیوم

الحمد للہ للہم

فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۹۷

تیری ہی طرف سے

عزت و ذلت

قبض و بسط



بلا و وبا

مرض و شفا

اور تیری ہی طرف سے

برکات کا نزول

ماشاء اللہ!

یا حی یا قیوم

الحکمذ للحق القیوم

فاللہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۹۸

کرنی کا کردار

ابدالاً یاد

زندہ حبیب  
یا حی یا قیوم

الحکمذ للحق القیوم

فاللہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۹۹

انسانیت یہ ہے کہ  
 بُرائی کو مہُیلا  
 مہلائی کو زندہ رکھ

یا حییٰ یا قیوم

ہم کسی کی ایکٹ بُرائی کو  
 ہمیشہ زندہ رکھتے ہیں اور  
 لکھو کہ ہا مہلائیوں کو  
 نظر انداز کر دیتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
 فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۰۰

توبہ توبہ ،  
 تیری ذاتِ قدس کی قسم !  
 کسی بھی طرح  
 بلا و وباء  
 میں کچھ بھی نہیں کرتے ،  
 جو کچھ بھی کرتے ہیں صرف  
 تیری رضا ہی کے لیے  
 کرتے ہیں ۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
 فاللہ خیر التارکین  
 واللہ ذو الفضل العظیم



۹۲۰۱

IN FAQ'R,  
FIRM BELIEF IN ALLAH  
IS  
HUMAN SCIENCE  
AND  
PHILOSOPHY OF PREACHING

یا اَحْمَدُ یَا قَیُّوْمُ

الحکمد للبحی القیوم  
فائله خیرا لکارزمین

والله ذو الفضل العظیم



For 24-Hour Control of  
Hypertension or Angina

۹۲۰۲

مسئل ذکر کا اصل — وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کائنات کی کوئی بھی شے خود سر نہیں ،

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کے تحت نقل و حرکت پر مبنی

یا حجت یا قسیم

الحمد لله الحي القسيم  
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۰۳

استلیم قلبوت :

روح

نفس

خمس

شیطان و

## ہمزات الشیاطین



اللہ کی مخلوق اور اللہ ہی کے قبضہ قدرت میں محکوم مجبور



مکرر: کائنات کی کوئی بھی شے خود سر نہیں،  
مطلق نہیں، اللہ ہی کے حکم کے تابع منہجوں۔  
بڑوں ارادتِ الہی، کوئی بھی مخلوق، کچھ بھی کہنے  
پر، کوئی قدرت نہیں رکھتی۔ یا تحیاقبیم

الحمد لله للحي القيوم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۲۰۲

اگر تو غیبت سے باز نہ آیا،

نہ تیری نماز، نہ تیرا روزہ

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْإِسْلَامُ

یا حیی یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۰۵

اوتے ! نماز تو بُرائی اور بے حیائی کے

کاموں سے روک دیتی ہے،

تو کیوں نہ رکا ۛ

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْإِسْلَامُ - یا حیی یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۰۶

مُرُواد، کتوں اور گدھوں کا کھا جا ہے اور تم

نومن ہو کر بھی مُردار سے گریز نہیں کرتے،  
 باز رہنے کا نام تک نہیں لیتے اور پھر کوشش  
 بھی اپنے مُردہ بھائی کا! مائے مائے!  
 باز آیا کرو اور ضرور باز آیا کرو۔  
 اگر اب بھی باز رہنے کا وقت نہیں آیا تو پھر  
 کب آئے گا؟



درد و سلام کا شائق مُردار کے قریب تک

نہیں پھٹکتا۔ یا حیٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي  
 فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّرَاقِبِينَ  
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



مَوْتًا قَبْلَ أَنْ تَكْفُرُوا — بندگی کی اصل بندگی

مَا شَاءَ اللَّهُ!



من کی نگرہی میں اللہ کا راج

اور

تن ————— من کے تابع۔ یا تحیٰ یاقیم

الحمد لله للحي القيم  
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۰۸

جب تک من سے دُوئی دُور نہیں ہوتی،

مُسْرُور نہیں ہوتا۔ واللہ باللہ تاللہ یا تحیٰ یاقیم

الحمد لله للحي القيم فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۰۹

محنت کش کی محنت کبھی رازمیرگاں نہیں جاتی۔

بر آتی ہے اور رنگ لاتی ہے۔ یا تحیٰ یاقیم

الحمد لله للحي القيم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۱۰

## صحرانوردی

اہل اللہ کی تجربہ گاہ بھی ہے  
اور تفریح گاہ بھی  
پناہ گاہ بھی  
اور خانقاہ بھی

\*

صحرانوردی — سیرِ وافی الارض  
کی بین تشریح یا حقیقہ

الحمد للہ العظیم

عالمہ خیرالترقیین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۱۱

## عدک

جنگلوں میں چرواہے کہتے "کون خلیفہ"

صالح پیدا ہو گیا ہے جس کے عدل کی بنا پر  
 بھڑیے بکریوں کو نہیں چھڑتے ؟  
 موسیٰ بن ایینؑ فرماتے ہیں کہ ہم کرمان میں  
 بکریاں چراتے تو بھڑیے ساتھ ساتھ چلتے۔  
 کوئی گزند نہ پہنچاتے۔ ایک روز ایک  
 بھڑیے نے بھڑیے پر حملہ کیا۔ ہم نے سوچا کہ  
 آج امیر المؤمنینؑ کا انتقال ہو گیا۔ تحقیق کی تو  
 ایسا ہی نکلا۔ (تاریخ الخلفاء از امام سیوطی)

يا حَيِّ يَا قَيُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّوْمِ  
 فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الرَّزَقِ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۴۱۲

دلیل و دل

اگر بزمِ کلیر میں صابر نہ ہوتے

فنا و لبت کی حقیقت نہ کھلتی  
 سالک سدا منزلوں پہ بھٹکتے  
 طالب کو طلبِ حقیقت نہ ہوتی  
 عزم کی عزیمت کا چرچانہ ہوتا  
 جذب کے جنون میں مستی نہ ہوتی  
 جنوں کی جہیں کو تقدس نہ ملتا  
 رندی کی کوئی حقیقت نہ ہوتی  
 بادہ خوالوں میں رندوں کا میلہ نہ بگماتا  
 نشیثہ و ساغر میں گردش نہ ہوتی  
 وفا کی اداؤں کو دامن ترستے  
 مے گھساروں کی بستی میں مستی نہ ہوتی  
 سفینے سدا ساحلوں کو ترستے  
 جذبِ ہستی کی وادی میں رقت نہ ہوتی

درد کے ماروں کو درماں نہ ملتا  
فقیروں کی نگری میں نکہت نہ ہوتی

یا حی یا قیوم

الحمد للہ للہ القیوم  
فانہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۴۱۳

محبت کی ابتدا و انتہا:

درِ جاناں پہ مرجانا

نہ کچھ کرنا نہ کچھ کہنا

مزاجِ یار میں رہنا

ان کا درہی اُن کا در ہے۔ یا حی یا قیوم

الحمد للہ للہ القیوم  
فانہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم



مولائے علی کرم اللہ وجہہ کے ناصحانہ مکتوبِ گمگامی سے

## اقتباسات

ابنِ حنیف! مجھے معلوم ہوا ہے کہ بصرہ کے ایک  
 بے فکرے نے تمہیں دعوت دی اور تم دوڑ  
 پڑے۔ قسم قسم کے کھانے تھے، تم مزے لے لے  
 کر کھاتے تھے۔ تمہارے آگے قابول پر قابیں  
 بڑھائی جاتی تھیں۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم ایسے  
 لوگوں کی دعوت قبول کرو گے جن کے دروازے  
 پر محتاج دھتکارے جاتے ہیں اور صرف مالدار بلا جاتے ہیں



اب سوچو اس دعوت میں تم نے کیا کھایا ہے جس کھانے  
 کی حلت مشتبہ ہو، اسے قے کر کے نکال ڈالو

اور جس کی حلت کا اطمینان ہو، خیر اُس کے کھانے میں  
کوئی مضائقہ نہیں۔



بات یہ ہے کہ ایک امام ہوتا ہے۔ لوگ اس کی  
پیروی کرتے ہیں اور اس کے نورِ علم سے روشنی  
حاصل کرتے ہیں۔ تمہارے امام کے لیے اس دُنیا کے  
ساز و سامان میں سے پہننے کو دو گڈیاں اور کھانے  
میں دو روٹیاں بہت ہیں۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے  
تم سب ایسا نہیں کر سکتے۔ البتہ اپنی پرہیزگاری،  
ریاضت، عفت اور نیکی سے میری مدد کر سکتے ہو۔



بخدا، تمہاری اس دنیا میں سے میں نے چاندی سونا  
جمع کیا ہے نہ کوئی اور دولت۔ اپنی اس تنگی گڈی

کے سوا اور کوئی گڈری میں نے جمع کر کے نہیں رکھی۔



میں دُنیا کو کیا کروں گا جبکہ نفس کی جگہ کل قبر ہے۔  
 جس کے اندھیرے میں زندگی کے سب آثار مٹ  
 جائیں گے اور ہستی کی تمام خبریں ناپید ہو جائیں گی کھودنے  
 والے اس گڑھے کو کشادہ بھی کر دیں تو کیا ہوتا ہے، پتھر  
 اور مٹی سے وہ پھرتنگ ہو جائے گا۔ اسکی وسعت مٹی  
 کی تہوں سے بند ہو جائے گی۔



یہ میرا نفس ہے جسے تقویٰ الہی کے لیے مغلوب کر  
 رہا ہوں تاکہ خوفِ اکبر کے دن امن میں رہے اور صراط  
 پر پھیل نہ پڑے اور اگر میں چاہتا تو آسانی سے اس  
 شہیدِ مضعفے سے، گیسوں کے بہترین و عمدہ آٹا و میدہ سے



اور اس نرم ریشم سے تن آسانیاں مہیا کر سکتا تھا۔  
مگر یہ کیسے ممکن ہے؟

خواہش مجھے مغلوب نہیں کر سکتی۔ حرص اچھے  
کھانوں پر مجھے رجھا نہیں کر سکتی جبکہ حجاز و یامہ  
میں ایک بھی ایسا شخص موجود ہو جسے ایک روٹی کی بھی  
امید نہیں، جس نے کبھی شکم سیری کا مطلب سمجھا ہی  
نہیں۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میں شکم سیر ہوں اور میرے  
گردبھوکے پیٹ اور پیاسے جگر بلبلاتے ہوئے ہوں؟ کیا  
میں ایسا ہو جاؤں جیسا شاعر نے کہا ہے

”یہ بیماری کیا کم ہے کہ تہدا پیٹ کھانوں سے

بو جھل ہو اور لوگ چھپھڑوں تک کو ترس رہے ہوں“

کیا اس پر خوش ہو جاؤں کہ مجھے امیر المومنین کہا جاتا ہے  
اور تنگدستی کی زندگی میں اُن کیلئے نمونہ نہ بنوں؟ مجھے

اس لئے تو پیدا نہیں کیا گیا کہ اچھے کھانوں میں بندھے  
 چوپائے کی طرح اٹکار ہوں جسے اپنے چارے دانے  
 کے سوا کوئی فکرم نہیں ہوتی یا اس جانور کی طرح چوڑوں  
 جس کا کام بس چرنا ہے، گھاس سے پیٹ بھر لیتا ہے  
 اور بس۔ کیا میرے لیے یہ مناسب ہے کہ یوں ہی بے مطلب  
 بے فائدہ اور عبث زندگی بسر کروں۔

—\*—

میں تم میں سے کسی کی بات سن رہا ہوں کہ ابو طالب  
 کے بیٹے کی خوراک کا جب یہ حال ہے تو کمزوری  
 نے اسے برابر والوں کی جنگ اور طاقتوروں کے  
 مقابلہ سے ضرور بٹھا دیا ہوگا، نہیں، ایسی بات  
 نہیں ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ صحرائی پیڑ بہت  
 مضبوط ہوتا ہے اور تروتازہ پیڑ نازک ہوتے ہیں؟

بیابانی لکڑی کا ایندھن زیادہ آگ دیتا ہے اور دیر میں  
 بجھتا ہے۔ بجڑا، پورا عرب بھی مجھ سے لڑائی میں متحد ہو  
 جائے تو بھی ان کے مقابلے سے بھاگنے والا نہیں  
 ہوں بلکہ موقع پاتے ہی ان کی گودوں پر ٹوٹ پڑوں گا



اے دُنیا دُور ہو مجھ سے۔ جہاں جانا ہو، چلی جا۔  
 میں تیرے چنگل سے نکل چکا ہوں تیرے جال  
 سے پھوٹ چکا ہوں۔ تیری بچھائی ٹھوکروں سے  
 اپنے پاؤں بچا چکا ہوں۔ وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں  
 نے تیرے چونچلوں سے دھوکا کھایا؟ وہ تو میں  
 کیا ہوں جنہیں تو نے اپنی آرائشوں میں پھانسا؟  
 دیکھ، وہ قبروں میں بند ہیں اور زمین کی مٹی بن چکے  
 ہیں۔ واللہ! اگر تو کوئی ایسا وجود ہوتی جس کا جسم

ہوتا، جسے دیکھا جاسکتا، پکڑا جاسکتا تو میں تجھے اس جرم پر اللہ کی مقرر کی ہوئی سزا ضرور دیتا کہ تو نے نہ جانے کتنے انسانوں کو آرزوؤں کے جلال میں پھنسا یا اور ہلاکتوں کے حوالے کر دیا۔ کتنے بادشاہوں کو پابوں کے سپرد کیا اور تباہیوں کے گھاٹ اُتار دیا۔

ہیہات، تیرے پتھر پر جس نے پاؤں رکھا، پھسل گیا جو تیری موجوں پر سوار ہوا، ڈوب گیا۔ لیکن جو تیرے جلال سے کترا گیا، بچ گیا۔ تجھ سے بچ جانے والا اس بات کی پروا نہیں کرتا اگرچہ اس پر عرصہ حیات تنگ ہو جائے کیونکہ اس کی نظر میں دُنیا محض ایک دن کے برابر ہے جو ختم ہونے پر آچکا ہے۔ دُور ہو جائے دُنیا تجھ سے ابخدا میں تیرے آگے نہیں جھکوں گا کہ تو مجھے ذلیل کرے۔ تیرے حوالے اپنی رستی نہیں کروں گا کہ مجھے ہانک لے چلے۔

اور قسم کھاتا ہوں میں، اللہ کی ایسی قسم جس میں مشیتِ الہی کے  
سوا کوئی استثناء نہیں ہے کہ میں اپنے نفس کو ایسا ہلکان  
کردوں گا کہ وہ ایک روٹی پر بھی خوش ہو جائیگا اگر اس کے ساتھ  
نمک مل جائے۔ اور اپنی خواہشوں کو ایسا چمٹہ بنا دوں گا  
جس کا سوت سوکھ چکا ہو۔ میری آنکھیں بھی آنسوؤں سے  
سوکھ جائیں گی۔



اونٹ مولشی اپنے چارے دانے کے بعد اطمینان سے  
بیٹھ جاتے ہیں، تو کیا علیؑ بھی اتنا کھالیا کرے کہ  
آنسو وہ ہو جائے اور آنکھیں تھرا جائیں؟ اور علیؑ شمر بھر کی  
ریاضت کے بعد اونٹوں، بھیڑوں اور بکریوں کی نقل  
کرنے لگے؟



مبارک ہے وہ جس نے اپنے رب کا فرض پورا کیا۔  
 مصیبتوں پر صبر کیا۔ راتوں کو نیند سے کنارہ کیا جب  
 تھکن کا غلبہ ہوا تو زمین کو فرش بنایا اور ہاتھ کو تکبہ  
 ٹھہرایا اور ان لوگوں کے ساتھ لیٹ گیا جن کی آنکھیں  
 خوفِ قیامت سے جاگتی رہتی ہیں، جن کے پہلو تیزوں  
 سے نا آشنا ہتے ہیں اور جن کے گناہ کثرتِ استغفار  
 سے دھل گئے ہیں۔ یہی لوگ حزب اللہ ہیں اور حزب  
 اللہ ہی کو فلاح ہے۔



اے ابنِ حنیف! اللہ سے ڈر۔ تیرے لیے تیری ہی  
 دور وٹیاں کافی ہونی چاہئیں تاکہ وہ دوزخ سے تیری  
 خلاصی کا پر وانہ بن جائیں۔ (بشکر یہ ماہنامہ آستانہ دہلی جون ۱۹۶۱ء)

یا حییٰ یا قیوم

الحکم للحق القیوم  
 فاللہ خیر التارقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۱۳

نمونہ جب بھی کسی نے دیا اور جس بھی چیز کا  
دیا، جان ہی پر کھیل کر دیا۔ پھر وہ رہتی دنیا  
تک زندہ و قائم رہا۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العظیم، فالله خير للذوقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۱۵

ماضی، حال اور مستقبل کے خیالات  
جب تک فنا نہیں ہوتے، بقا کی تمہیدِ حال یا حی یا قیوم

الحمد لله العظیم، فالله خير للذوقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۱۶

روح و نفس کے مابین جنگ ہی تو دنیا میں دیکھنے  
کی ایک چیز ہوتی ہے۔ جب منے مارنے پر اترتے  
ہیں، ایک اکھاڑا جھم جاتا ہے۔ کڑو بیاں

انگشت بدندان۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العظیم، فالله خير للذوقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۱۷

ما سوا کوننا  
 اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي كَوَلِّتْ  
 وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمِ

فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۱۸

حصوٰۃ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے  
 ایک بار سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ پڑھا،  
 اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت  
 لگا دیا جاتا ہے۔

ف : گویا پڑھنے والا جنتی ہے۔ يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

الحَمْدُ لِلَّهِ الْقَيُّوْمِ فَاَللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ



۹۴۱۹

یہ دنیا آزمائش کا گھر ہے  
 قدر کی مستور  
 اور فضل و کرم کی منتظر۔  
 ہانگ ————— یا جائے گا۔  
 ہانگ کھرتو دیکھ !



اللَّهُمَّ اهْدِنِي مِنْ عِنْدِكَ  
 وَأَفِضْ عَلَيَّ مِنْ فَضْلِكَ وَالشُّرُودُ  
 عَلَيَّ مِنْ رَحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ  
 عَلَيَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ ط  
 آمین یا حی یا قیوم

الحمد للحي القیوم  
 فالله خير التارزين  
 والله ذو الفضل العظيم

۹۳۲۰

# ہدیہ عقیدت

میر آقا روحی و ندادہ صلی اللہ علیہ وسلم

حسن مطلق کی ادا

زمینتِ ارض و سما

مظہراتِ العلا

خواجہ دوسرا

بجز جود و سخا

ابر لطف و عطا

خوش خصال و ادا

حسن صبر و رضا

شاہد کبریا

سرورِ انبیاء  
 خاتمِ الانبیاء  
 قبلۂ انبیاء  
 کعبۂ اصفیاء  
 فقر کی انتہاء  
 سرفرازِ رضا  
 تاجدارِ غنا  
 شاہِ والا نسب  
 بادشاہِ عجم  
 تاجدارِ عرب  
 سرورِ ذی شہم  
 بحرِ جود و کرم  
 پاسبانِ حرم  
 شاہِ ملکِ ارم

ساربانِ کرم  
 مہرِ لطف و کرم  
 کانِ گنجِ نعم  
 امامِ الامم  
 شفیعِ الامم  
 امیرِ حرم  
 فضلِ اتم  
 حسنِ اتم  
 بندہ نواز  
 نورِ محبتِ باز  
 صاحبِ لولاک  
 سائرِ افلاک  
 ہادیِ برحق  
 رہبرِ برحق  
 شافعِ محشر

ساقی کوثر  
 مالک کوثر  
 خلق کے سرور  
 نورِ محبم  
 نورِ دو عالم  
 شمسِ افضح  
 بدر الدجی  
 صدر العلی  
 نور المہدی  
 نجم المہدی  
 منبع المہدی  
 شفیع الوری  
 خیر الوری

نقشِ حسد  
 نازِ اُحسد  
 شانِ صمد  
 مہرِ ازل  
 ماہِ ابد  
 رشکِ ملائک  
 نازِ بشر  
 مونسِ انس و جاں  
 حامیِ بے کساں  
 ہادیِ کمرِ ہاں  
 رحمتِ دو جہاں  
 مہرِ کون و مکاں  
 باعثِ کنِ فکاں

حاصلِ کنِ نکاں  
 دلبرِ قدسیاں  
 مرسلِ مرلاں  
 ماورائے گماں  
 پر تو حسنِ حق  
 والی بجز و بر  
 رحمتِ کردگار  
 فضلِ پروردگار  
 شاہدِ ذوالمنن  
 ردینِ انجمن  
 ساتی بزمِ حق  
 زینتِ امے کدہ  
 حسنِ جامِ وسو

پیکرِ رنگِ بو

ہبِ بے مثل

منظرِ عَز و جل

میرے آقا روحی فدائے اللہ علیہ وسلم

رواقِ افزائے بزمِ سالت

باویسیوں میں حرفِ نِشارت

ضمیرِ انساں کی بصیرت و بصارت

قائدِ مسلکِ وحدت

دو جہاں کھیلے آیتِ رحمت

فراز و شوکتِ بندگی

یقین و علم کی تازگی

کمالِ حق کی دلیل

ہدایت کا مہرِ مُنیر



حبیبِ ربِّ کبیر  
 جلال و جمال کا منظر  
 جلالِ خسرواں  
 جمالِ دلبروں  
 بدِ منیر  
 عظیمِ النظیر  
 سیدِ الانام  
 خیرِ الانام  
 نورِ ازل  
 سرتاجِ رُسل  
 فصیحِ البشایاں  
 حمیدِ الزمان  
 حقیقت کی زباں

بے نشان کا بین نشان  
 وجہ تخلیق کون و مکاں  
 سکوں کا ساحل بیگراں  
 چارہ سزا ز غم نہاں  
 محبوبِ ربّ و دجہاں  
 قائدِ علم و عرفاں  
 عشق کا سرمایہ حیات  
 محبوبِ ربّ کا منات  
 قاسمِ الخیرات الحنات  
 صاحبِ جمعِ صفات  
 حسن کا معیار  
 خیر کا گلزار  
 انیس الغریبین

شفیع المذنبین

شمس العارفین

سراج السالکین

رحمتہ للعالمین

سید الثقلین

امام القیبلتین

سرور کونین

مخبر کونین

زینت کونین

نور عین

رحمت دارین

سید الخیرین

النوار یزدان

روحِ ایماں

جانِ ایماں

سرِّ ایماں

حیاتِ ایماں

پناہِ عاصیاں

وسیلہٴ مجرماں

مہرِ درختاں

نیرِ تاباں

ماہِ ضوفتاں

تزیینِ گلستاں

روحِ صبا

جانِ بہاراں

سیدِ دلشیاں

سرِ نہیاں

عابل تر آں

مشعل ایماں

مصحف یزدان

فخر ز میں

فخر ز ماں

مہر ہدایت

ماہ رسالت

زیب رسالت

فخر رسالت

شمع رسالت

فخر نبوت

پیکر رحمت

صاحبِ عظمت  
یا حی یا قیوم

الحمد للہ العلی العزیز فاللہ خیر العزیز

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۲۱

میرے آقا رومی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم

خلق کی ابتدا

خلق کی انتہا

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ للہ القیوم

فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۲۲

میرے آقا رومی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم

ہر ابتدا سے اول

ہر انتہا سے آخر

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ للہ القیوم فانہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۲

اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرم

نے

میرے آقا روحی و فداہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے فرمایا!

جو تجھ سے ملا

وہ مجھ سے ملا

جو تجھ سے گیا

وہ مجھ سے گیا

جس نے تجھ کو دیکھا

اُس نے مجھ کو دیکھا

یا حبیبِ یاسوم

الحمد لله للحي القيوم فالله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۲۲

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم !  
 آپکے در کی گدائی  
 دو جہاں کی شاہی

یا حییٰ یا قیوم

الحکمۃ للحق القیوم  
 فاللہ خیر الرازقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۲۵

میرے آقا روحی فداہ صلے اللہ علیہ وسلم !  
 آپکے در پہ  
 گدائے بے نوابین کو  
 دھونی رمائے رکھنا  
 ماسوا کو کسی خاطر میں نہ لانا



# مُجَّت کی وفا کی حد رود یہی — ہم خاکِ شینوں کا حجِ اکبر

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۲۶

مُجَّت کی رقابت ماسوا کی ہر شے کو بر باد کر دیتی  
ہے اور اپنی بستی بنا کر بسا کرتی ہے۔ یہی اس کا

ابدی دستور — یہی منشور۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم  
فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۲۷

شانِ عبدیت : ترکِ مدعا الا بذكر الله

ما شاء الله یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۲۸

تن کو فنا  
من کو بقا  
تن کی نمائش میں ضمیر افسردہ۔ یا حجّیٰ بقیم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۹

نیک بن

بُرائی سے باز رہ



اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ  
خَيْرٍ خَرَّائِنُهُ بِيَدِكَ وَأَعُوذُ بِكَ  
مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَرَّائِنُهُ بِيَدِكَ

(کتاب العمل بالنسۃ جلد چہارم ص ۷۷)

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال  
کرتا ہوں جس کے خزانے تیرے قبضہ قدرت میں  
ہیں اور ہر اس بُرائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کے  
خزانے تیرے قبضہ قدرت میں ہیں۔



اللَّهُمَّ نَجِّنَا مِنْ مُقَطَّعَاتِ النَّيْرَانِ  
وَاعْلَا لِهَاهِ اللَّهُمَّ اعْتِقْ رَقَبَتِي  
مِنَ النَّارِ ۝ (کتاب العمل بالسنۃ جلد سوم ص ۱۲/۱۳)

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں آگ کے ٹکڑوں (شعلوں) سے  
اور اس کے طوق سے نجات دے۔

اے اللہ! میری گردن آگ سے آزاد کر (یعنی مجھ  
دوزخ سے نجات عطا فرما) یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فانہ خیر التارقین  
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۲

## شہادت — سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

کا منظر — یا حی یا قیوم

الحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۳

ایک نے کہا کہ راجہ بجر ماجیت کا صحیح نام بکرم مجیب  
یا بکرم مجید ہے۔ روایت کے اعتبار سے یہ  
راجہ لوری پہ مندر آرا ہوتا۔ مٹی کے پیالے میں پانی  
پتیا، عام پرندگان کو چوگ کھلاتا یہاں تک کہ منس  
کو بھی موتی کا چوگ — اور غراب۔ و مساکین میں سوا من  
سونا (یعنی بکثرت) خیرات کرتا۔ واللہ اعلم بالصواب

یا حی یا قیوم

الحَمْدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِبِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۳۲

شکر کے بعد ذکر اور  
ذکر کے بعد شکر عین عبادت اور  
لازم و ملزوم یا حی یا قیوم

العَمَدُ للْحَيِّ الْقَيُّومِ  
عَالِمِ خَيْرِ الرَّاغِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۳۳

شکر کی بدلت ہی اللہ بندوں کو ذکر  
کی توفیق بخشا کرتا ہے۔ یا حی یا قیوم

العَمَدُ للْحَيِّ الْقَيُّومِ  
عَالِمِ خَيْرِ الرَّاغِبِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۳۴

تاریخِ ملتِ اسلام میں نامور تاریخ :

# غزوہ بدر کی تاریخ

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
خالق خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۲۵

بالآخر خانقاہی نظام کا مقلد ہی طریقت کا  
صیح جاشین۔

یا حییٰ یا قیوم یا ذا الجلال والاکرام ولا حول ولا

قوة الا باللہ العلی العظیم یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
خالق خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم



۹۲۲۶

اُمید وار خلفاء متوجہ ہوں :  
یہ فرمان جلی حروف میں یہاں آویزاں ہے۔  
آپ ہر کسی کو سنا تے ہیں مگر  
خود باز نہیں رہتے !  
یہ خلافت کیسی ؟

یا حییٰ یا قیوم



قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَوْ تَقَوَّلْتُمْ مَا لَا  
تَفْعَلُونَ ۚ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا  
مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝

(سورة الصف ۳۶۲)

اے ایمان والو ! ایسی بات کیوں کہتے ہو

جو کرتے ہیں۔ اللہ کے نزدیک یہ بات بہت  
ناراضگی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کمرہ نہیں۔

۹۔ وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِن بَنِي آدَمَ مِنْ

ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى

أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ شَهِدْنَا

أَن تَقُولُوا لِيَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا

عَظِيمِينَ ۝ (سورة الاعراف : ۱۷۲)

اور جب کہ آپ کے رب نے آدمؑ کی

پشت سے ان کی اولاد کو نکالا اور ان سے

انہی کے متعلق اقرار لیا کہ کیا میں تمہارا رب

نہیں ہوں؟

سب نے جواب دیا کیوں نہیں۔ (تو اے لوگو!)

ہم (تمہارے اس اقرار کے) گواہ بنتے ہیں تاکہ



تم قیامت کے روز یوں نہ کہنے لگو کہ ہم تو اس  
سے محض بے خبر تھے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اہل بیت کو اکٹھا  
کر کے فرماتے کہ جب تم میں سے کسی کو دکھ یا تکلیف پہنچے  
تو کہے :

اللَّهُ اللَّهُ رَبِّ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا  
اللَّهُ اللَّهُ هِيَ مِيرَاتُ بَيْتِي لَا أُشْرِكُ بِهَا شَيْئًا

اللَّهُ اللَّهُ رَبِّ لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا  
اللَّهُ اللَّهُ هِيَ مِيرَاتُ بَيْتِي لَا أُشْرِكُ بِهَا شَيْئًا

(اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے)



قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

۱۔ وَ أَوفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا

(سورۃ بنی اسرائیل: ۱۴)

اور عہد کو پورا کیا کرو، بے شک عہد کی

بابت پوچھا جائے گا !

۲۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا

كثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِشْوَجٌ

وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا

إِيجِبٌ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ

مَيْتًا فَكُرِّهْتُمْؤُا ط (سورۃ الحجرات: ۱۲)

لے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ

بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور سرخ مت لگایا کرو

اوراد کیجھو! کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے کیاتم

میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مئے  
ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس کو تو تم ناگوار  
سمجھتے ہو!

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۰۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم  
سے پوچھا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی  
نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں  
آپؐ نے فرمایا کہ ذکر کرنا اپنے مسلمان بھائی کا ایسی  
باتوں کے ساتھ جو اس کو بُری معلوم ہوں، غیبت ہے۔  
پوچھا گیا اگر میرے بھائی کے اندر وہ بُرائی موجود ہو جس کا  
میں نے ذکر کیا ہے تب بھی اس کو غیبت کہا جائیگا؟  
آپؐ نے فرمایا اگر اس کے اندر وہ بُرائی موجود ہو جس کا تو  
نے ذکر کیا ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ بُرائی

اس میں موجود نہ ہو تو پھر تو نے اس پر بہتان لگایا اور ایک آیت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ نے فرمایا: اگر تو نے اپنے بھائی کی وہ بُرائی بیان کی جو اس کے اندر پائی جاتی ہے تو تو نے اسکی غیبت کی اور اگر تو نے اسکی نسبت ایسی بات کہی جو اس کے اندر نہیں پائی جاتی تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔ (ابو ہریرہؓ / شرح السنہ)

و۔ حضور اقدس نے فرمایا جس وقت بندہ جھوٹ بولتا ہے تو <sup>ظن</sup> جھوٹ والے فرشتے اس کے جھوٹ کی بُو سے میل بھر دے چلے جائیں۔ (ابن عمرؓ)

و۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ چمپوز جنت میں نہ جائیں گے۔ (بخاری و مسلم)

و۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لیے کہ حسد بیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔

(ابو ہریرہؓ / ابوداؤد)

و۔ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار دنیا ملعون ہے اور جو چیز دنیا کے اندر ہے وہ بھی ملعون ہے مگر ذکرِ الہی اور وہ چیز جس کو اللہ پسند کرتا ہے اور عالم اور علم حاصل کرنے والا۔ (ابو ہریرہؓ / ترمذی / ابن ماجہ)

و۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے ایک مردہ بچے کے قریب گزرے جس کے کان چھوٹے اور کٹے ہوئے تھے۔ آپ نے (اسکو دیکھ کر) فرمایا تم میں سے کون اس بچے کو ایک درہم میں لینا پسند کرتا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا ہم اسکو کسی چیز کے بدلے میں بھی لینا پسند نہیں کرتے۔ آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ کی یہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا کہ تمہاری نظریں یہ بچہ ذلیل و حقیر ہے۔ (مسئلہ)

۱۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان چیزوں کے سوا آدم کے بیٹے کا کسی چیز پر کوئی حق نہیں ہے۔

۱۔ رہنے کیلئے گھر

۲۔ تن ڈھانکنے کو کپڑا

۳۔ خشک روٹی (رو)

۴۔ پانی (ترمذی)

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں نے معراج کی رات میں بہت سے شخصوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹ آگ کی تینچوں سے کھلے جاتے ہیں۔ پوچھا :

جبریلؑ! یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ آپ کی امت کے خطیب ہیں جو لوگوں کو نیکی کی ہدایت

کرتے تھے اور اپنے آپ کو مجھول جاتے تھے اور ایک روایت  
 میں یہ الفاظ ہیں کہ جبریلؑ نے کہا یہ آپ کی اُمت کے  
 واعظ ہیں جو ایسی بات کہتے تھے جس پر خود عمل نہ کرتے  
 تھے، اللہ کی کتاب کو پڑھتے تھے اور اس پر عمل نہ کرتے  
 تھے۔ (انسخ / شرح السنہ)

۱۔ حضرت ابوامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ایک شخص کو لایا  
 جائیگا تو اسکو آگ میں ڈال دیا جائے گا (یعنی دوزخ میں)  
 اسکی انتریاں آگ میں جاتے ہی فوراً اس کے پیٹ سے  
 نکل پڑیں گی اور وہ اپنی ان انتریلوں کو اس طرح پیسے  
 گا جس طرح پن چکی یا خراں کا گدھا اٹا پیتا ہے دوزخی  
 اس کے گھرد جمع ہو جائیں گے اور اس سے کہیں گے  
 اے فلاں شخص تیرا کیا حال ہے تو تو نیک کاموں کا

حکم دیتا اور بُرے کاموں سے منع کیا کرتا تھا۔  
 وہ جواب دے گا ہاں میں تم کو اَمْرًا بِالمَعْرُوفِ  
 کرتا تھا اور خود اس پر عمل نہ کرتا تھا اور تمہیں بُری  
 باتوں سے منع کرتا تھا اور خود باز نہیں رہتا تھا۔

(ابو امامہ رضی بن زید بخاری - مسلم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 وَیَكُلُّ هَمْزَةً لُّمَّةً ۝ نَالِذِی  
 جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝ یَحْسَبُ اَنْ مَّا لَهٗ اَخْلَافٌ  
 كَلَّا لَیُنْبِتَنَّ فِی الْحُطَمَةِ نِطْلٌ ۝ وَمَا اَدْرٰكَ  
 مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ لَمُوقَدَةٌ ۝ اَلَّتِی تَطَّلِعُ  
 عَلٰی الْاَفْئِدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلٰیھُمْ مُّؤَصَّدَةٌ ۝  
 فِی عَمَدٍ مُّمدَّدَةٍ ۝ (سورۃ الہمزہ آیت ۹ تا ۱۰)

بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کے لیے جو پس پشت



عمیب نکالنے والا ہو، رُو در رُو طعنے دینے والا ہو، جو  
مال جمع کرتا ہو اسکو بار بار گنتا ہو۔ وہ خیال کرتا ہے  
کہ اسکا مال اس کے پاس سدا رہیگا۔ ہرگز نہیں۔ واللہ!  
وہ شخص ایسی آگ میں ڈالا جائے گا جس میں جو کچھ پڑے گا وہ  
اُسے توڑ پھوٹے گی اور آپ کو کچھ معلوم ہے وہ توڑ پھوٹ  
کرنے والی آگ کیسی ہے؟ وہ اللہ کی آگ ہے جو سلگائی  
گئی ہے جو (بدن کو لکھتے ہی) دلوں تک جا پہنچے گی  
(اور) آگ ان پر بند کر دی جائیگی اسطرح سے کہ وہ لوگ  
آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں گھرے ہوں گے۔

یا حجت یا قیوم

العتمد للحق القیوم

فانہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم



۹۲۳۷

دین، قرآنِ عظیم اور سنتِ مطہرہ ہے

ہو سکتا ہے کسی کو کسی عمل پر استقامت نصیب ہے  
دیکھنے میں نہیں آیا۔ یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الرَّاقِبِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۳۸

يَا زَيْنُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ

خورد بینی نباتات سے دیو قامت اشجار  
تک جملہ نباتات کا شہود زین السموات والارض کا نظر ہے

رنگ بزرگ جڑی بوٹی

مہک دار

پھول دار

پھل دار

خار دار

سایہ دار

کوئی جوہر حیات

کوئی سمتیات

یا حبیب یا قیوم

الحمد لله للحي القیوم

فان الله خير الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۳۹

لالہ نے ناد بحبایا

لالہ ہی نے الا اللہ کو بتایا

وَسَلِّ عَلَى عَيْنِ الْوَجُودِ

وَالسَّبَبِ فِي كُلِّ مَوْجُودِ

يا حيا قيوم

الحمد لله القويم

فأله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۲۰

و- مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا

إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ (سورہ: ۵۶)

جتنے روتے زمین پر چلنے پھرنے والے ہیں، وہی

اللہ تعالیٰ اس کی چوٹی (کے بال) پکڑے ہوئے ہے۔

و- لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَمَا

بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرَىٰ ۝ (طہ: ۶)

اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین

میں ہے اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اور  
جو کچھ تحت الشریٰ تک ہے۔

• قَالَ لَا تَخَافَا إِنِّي مَعَكُمَا أَسْمِعُ وَأَأْمُرُ (طہ: ۴۶)

فرمایا (اے موسیٰ و ہارون!) تم دونوں اندیشہ نہ کرو میں تمہارے  
ساتھ ہوں (سب کچھ) سننا اور دیکھنا ہوں۔

• قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنتَ الْأَعْلَىٰ (طہ: ۴۸)

ہم نے کہا (اے موسیٰ!) خوف نہ کرو بے شک تم  
ہی غالب رہو گے۔

• إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ

لَهُ كُنْ فَيَكُونُ (یٰسین: ۸۲)

اسکی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کے کرنے کا  
ارادہ کرتا ہے تو اُس سے فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ (اُسی  
وقت اور اُسی طرح) ہو جاتی ہے۔ یا حییٰ یا قیوم



ہر جگہ ہر وقت موجود۔  
 ہر کوئی غافلِ اِلا مَا شَاءَ اللّٰہُ۔  
 عجب نہیں تو کیا ہے؟

یا حییٰ یا قیوم  
 العبد للعقوبۃ القیوم  
 فاللہ خیر الرزقین  
 واللہ ذو الفضل العظیم



أَلَمْ یَعْلَمْ بِآیَاتِ اللّٰهِ یَوْمَئِذٍ (العلق: ۱۴)  
 ترجمہ: کیا نہیں جانتا ہے کہ اللہ دیکھتا ہے؟



اللہ سے ڈرا کر اور باز رہا کر  
 تیرے ہر قول و فعل کو اللہ دیکھ رہا ہے۔ یا حییٰ قیوم

۹۲۲۲

”میری سرکار“ کہنا، میرے آقا روحی قداہ ﷺ  
 ہی کے شایانِ شان ہے۔ وہی ہم سب کی  
 سرکار ہیں۔ کسی اور کو ”سرکار“ کہنا زیب نہیں  
 دیتا۔

۶۶۶۶

مجھے سرکار مت کہا کرو  
 اَنَا عَبْدٌ مُذْنِبٌ ذَلِيلٌ

يا حَيُّ يا قَيُّوْمُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي الْقِيَمُ  
 فَانَّهُ خَيْرُ الْبَارِقِينَ  
 وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۲

حد ہر بندے کے اندر، فقیر ہو یا امیر،

ہر وقت موجود رہتا ہے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْحَسَدِ ط

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فاللہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۳۳۳

ابدی غلاموں کو کبھی چٹھی نہیں ملتی

عیدین کو بھی نہیں

عیدین کے دن تو بہت ہی مصروف

یا حییٰ یا قیوم

الحمد للہ العلی القیوم  
فاللہ خیر التارکین

واللہ ذو الفضل العظیم





۹۲۲۵

تیرا ذکرِ دوام کا یہ خمیر سدا تنا ہے

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَقِّ الْقَائِمِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۶

جسے تیری راہ میں مرنا نہیں آتا،

اسے جینا بھی نہیں آتا۔

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَقِّ الْقَائِمِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۷

محبت کے آداب اور اسرار و رموز

بلالؓ سے پوچھ

لور

قرنیؓ سے پوچھ یا حییٰ یاقیم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقِيَمِ

فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۸

بعض حسات ایسی مقبول ہوتی ہیں کہ

جميع نسيات کو غور کرتی ہیں

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقِيَمِ

فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۲۹

ایک قبرستان کے عقب میں کوڑے کرکٹ

کا ڈھیر دیکھا کبھی یہ نعمت تھی، آج  
 ٹوڑے کا ڈھیر کھانے والے مر گئے،  
 کوڑا کرکٹ چھوڑ گئے۔ "یا حییٰ یاقیوم"

الحمد للہ العلی القیوم

فانہ خیر الرزقین

واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۵

اس میں کوئی شک نہیں۔ بندہ گنہگار ہے  
 اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ تو بخشنہا رہے

یا حی یا قیوم



سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ ط

پہاں ہے ملک اور ملکوت والی ذات

سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبْرُوتِ ط

پہاں ہے عزت اور جبروت والی ذات

سُبْحَانَ الْحَبِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ ط

پاک ہے وہ ذات جو زندہ ہے، جسے موت نہیں

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ط

وہ سُبُّوح ہے پاک ہے پروردگار ہے ملائکہ اور روح کا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نور کا دریا پیدا فرمایا ہے جس کے ارد گرد نورانی ملائکہ، نور کے پہاڑ پر، اپنے ہاتھوں میں نور کے ٹکے لیے ہوئے (یہ) تسبیح بیان کرتے ہیں۔

سُبْحَانَ ذِي الْمَلِكِ وَالْمَلَكُوتِ ..... ط

پس جس شخص نے روزانہ ایک بار یا سال میں ایک بار یا ساری عمر میں ایک بار پڑھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیتا ہے خواہ سمندر

کے بھاگ یا وسیع میدان کی ریت کچے برابر ہوں،  
خواہ وہ شخص جہاد سے بھاگ آنے کا مجرم ہو۔

(اسے دیلمی نے روایت کیا ہے)

(کنز العمال / کتاب اہل بائستہ ج ۴ ص ۹/۱۱۸)

يا حَبِيبِ يَاقَتِيومِ

العَمَدِ لِلْحَيِّ الْقِيومِ  
فَاِنَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِيينِ

وَإِنَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۵۱

تجربہ تجارت کی ماں ہے یا حبی یا قیوم

العَمَدِ لِلْحَيِّ الْقِيومِ  
فَاِنَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّاقِيينِ

وَإِنَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۵۲

خیانت بدترین نصلت ہے

اور اللہ اُسے خوب جانتا ہے جو خیانت کرتا ہے۔  
کوئی بھی شے اللہ سے پوشیدہ نہیں۔



نامحرم کو دیکھنا عین خیانت  
خیانت کے باعث عبادت کی لذت سے  
محروم۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۲۵۲

”مَنْزُوكِمْ اِيْكُمْ كُلُّ حَاْبَةٍ ط“  
یہ میرے آقا رومی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی  
کی شان ہے، کوئی دوسرا ایسے کرنے کا متحمل  
نہیں۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله الحي القيوم  
فان الله خير الرازقين  
والله ذو الفضل العظيم

۹۲۵۴

خلق کی طرف نہیں، خالق کی طرف متوجہ ہو۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْغَيْبِ فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۵۵

خالق تیری طرف متوجہ ہے

کیا تو نہیں جانتا کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے؟  
اور اللہ کا کسی کی طرف دیکھنا اور  
متوجہ ہونا، اللہ اللہ، عنایت الوری ہے  
ما شاء اللہ ! یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْغَيْبِ  
فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۵۶

اللہ جو چاہتا ہے ، ہوتا ہے  
جو نہیں چاہتا ، کبھی نہیں ہوتا ۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۵۷

اگر دیکھنا ہی ہے تو  
غزاں کو دیکھ اور بہار کو ۔ یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۳۵۸

موتوں قبل اے تموتوں کے بعد دوبارہ  
زندہ ہونا۔ فقرا الی اللہ کی میراث ،  
الہی عنایت کا ورود اور  
ابد الآباد قائم و دائم ! یا حی یا قیوم

الحمد لله العلی القیوم فالله خیر الرازقین

والله ذو الفضل العظیم



۹۲۵۹

لامت سے کچھ بھی نہیں بچڑاتا، رضا کو  
راضی کرنے کا ابدی معمول ہوتا ہے۔

یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۶۰

قبر میں وحشت ہوگی اور خوب جان لو کہ  
قرآنِ عظیم کی تلاوت کے نور کی  
برکت و رحمت سے وحشت  
کا نور۔ یا حییٰ یا قیوم

الحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۶۱

طریقیت الی اللہ کی منزل میں اللہ اللہ  
 کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ طلبِ تمنا سے پاک ہوتی  
 ہے۔ اللہ کے بندے جو کچھ بھی کہتے ہیں ،  
 اللہ ہی کی خوشنودیٰ رضا کھی لے کہتے ہیں۔

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۳۶۲

کچھ مست بن۔ مٹی کا پتلا ہے ، مٹی بن

ہر قسم کے پھول و پھل ، مٹی ہی سے پیدا  
 ہو کر اگتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله للحي القيوم فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۶۲

پتھر کے دوپٹروں کو خراس کہتے ہیں۔  
 خراس کے پاس اپنی کوئی پسائی نہیں ہوتی۔  
 جو پسائی آتی ہے، پیس دیتا ہے۔ اگرچہ  
 روڑ ہو یا کنکر۔ اسی طرح فقر کا خانقاہی

لَطِّمَ يَا قَتِيمَ

الحمد لله القويم  
 فالله خير الرازقين  
 والله ذو الفضل العظيم

۹۲۶۲

پارسائی، میزان میں کیا وقعت رکھتی ہے؟  
 بندہ اپنے نفس کی بریت کی صفائی پیش نہیں  
 کر سکتا۔ ہر کوئی ہر وقت اللہ تبارک تعالیٰ  
 کی رحمت اور فضل و کرم کا محتاج یا حجاج یا قَتِيمَ

الحمد لله القويم فالله خير الرازقين  
 والله ذو الفضل العظيم

۹۲۶۵

تیری رحمت و عنایت نے بندے کو اپنے حضور  
حاضر کیا ہوا ہے۔ ورنہ بندہ کیونکر تیری  
بارگاہِ عالیہ میں حاضری کی جسارت کر  
سکتا ہے۔ یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۶۶

لَا هُوَ ت کے مقام پہ هُوَ ہوتا ہے۔ محقق ہوتا ہے۔  
انسانی فہم و ادراک سے بالا۔ اور هُوَ ہی هُوَ  
کا ترجمان۔ یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۴۶۷

خالق نے خلق کو پیدا کر کے محبت کی  
بنیاد رکھی — کمال محبت کی یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۴۶۸

محبت نے کبھی دل و جان کو بچا کر نہ رکھا، محبوب ہی  
کے قدموں پہ بچھا کر دیا۔ یا حی یا قیوم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ الرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۴۶۹

سوال: تم نے کیوں ایسا کیا اور تمہارے ساتھ کیوں  
ایسے ہوا؟

بہترین جواب: ہم قسمت ہی کے مارے ہوئے  
ہیں۔ یا حنان یا منان  
ہماری قسمت میں ایسے ہونا لکھا تھا  
جو کمر ہے ہیں۔



یہ کہنا اللہ کو ضرور پسند آتا ہوگا  
میرے اللہ کی رحمت اللہ کے غضب سے حاوی

یا حنان یا منان یا حنان یا منان  
یا حجب یا قیوم لا الہ الا انت یا ارحم الراحمین  
یا حجب یا قیوم  
العتمد للعن القیوم  
فانہ خیر الراحمین  
واللہ ذو الفضل العظیم

۹۲۷۰

تصویرات کی دنیا میں مایہ ناز تصور:

وَ رِسعُ کُرْسِيِّهٖ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

اللہ کی کرسی کی وسعت لامحدود۔ اللہ ہی جانتے  
کل کائنات ارضی و سماوی اس میں سمائی ہوتی ہے

یا حییٰ یتیم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۷۱

سجدہ ریز ہونا مقبول ترین عبادت گروانا چاہئے

یا حییٰ یتیم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۷۲

دین کی تمام باتیں لکھی جا چکی ہیں۔ جو بات تم جانتے ہو،

اس پر عمل کیا کرو۔ اور کیا بتائیں ؟  
یا حییٰ یتیم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ  
فَاللَّهُ خَيْرٌ لِّلرَّازِقِينَ  
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۷۲

احسان کر۔ احسان کا بدلہ احسان

—\*—

بہترین احسان :

بھوکے کو کھلانا

بنگے کو پہنا لور

مضطرب کی امداد۔ یا حتیٰ یاقیم

الحمد لله العظیم

فان الله خير الرازقين

والله ذو الفضل العظيم

۹۲۷۲

حرف، حرف کی تعبیر !

★ اللہ

★ لله



★ لَه

★ هُو

وَمَاعَيْتِنَا إِلَّا الْبَلَاغُ - يَا حَيِّ يَا قَيُّوْمُ



مَا شَاءَ اللهُ كَانَ

وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا حَيِّ يَا قَيُّوْمُ



أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِيمَ

رَبِّعَ قَلْبِي

وَلَوْذَ بَصْرِي

وَشِفَاءَ صَدْرِي

وَجِلَاءَ حُزْنِي

وَذَهَابَ هَمِّي يَا حَيِّ يَا قَيُّوْمُ



۹۲۷۵

تیری عزت میں جلال

جلال میں ہیبت

ہیبت میں جبروت

جبروت میں کبریائی

اور

کبریائی میں قدرت

اور

تُوْر وَّجْہِکَ کی کون تاب لاسکتا ہے ؟

یا حییٰ یا قیوم

الحمد لله العظیم

خالق خیر الرزقین

والله ذو الفضل العظیم

۹۲۷۶

خاکروٹ کو کونسا بادشاہوں کے شایانِ شان نہیں

خاکروب سے درگزر کرنا ہی بادشاہوں کا  
ازلی دستور ہے  
بادشاہ اور خاکروب کی پٹائی؟ سبحا ہی نہیں

یا حییٰ یا یتیم

العتمد للحی القیوم  
فالله خير الرازقین  
والله ذو الفضل العظیم

۹۲۷۷

دَبِّ زِدْ فِي عِلْمَاءِ

علم — اکل و مکمل  
عمل پہ کمر باندھ  
نفس ، شیطان و خناس کی  
دھجیاں اڑا

بات بات پہ تزیل کر  
کسی بھی حال میں ابھرنے مت دے

رذیل و ذلیل بنا کر رکھ  
اسکی ہر تدبیر کو ناکام بنا  
حتیٰ کہ مجبور ہو کر  
اللہ اللہ اور توبہ توبہ کرنے لگے۔

یا حییٰ یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَيِّ الْقَيُّومِ

فَاللَّهُ خَيْرٌ مِنَ الْمُتَارِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۲۷۸

ظاہر : مبلغ ، متقی ، پارسا ، پرہیزگار  
باطن : نفس و شیطان و خناس کل کھلونا  
باہر — کوئی کسر باقی نہیں  
اندر — اللہ اللہ ! بدترین مکار ، دغا باز  
فریب کار ، کاذب ، عینت خور  
اور حاسد :

اندر اور باہر کی موافقت کر۔  
 جب تک تو رزائل و نجاست سے  
 کھلتا پاک نہیں ہوتا، روح کبھی  
 پر وہ نہیں اٹھاتی۔ یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَقِّ الْقَيُّومِ  
 فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۷۹

منافقت — کفر سے بدتر

یا حی یا قیوم

العَمَدُ لِلْحَقِّ الْقَيُّومِ  
 فَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

۹۳۸۰

حضرات! یہ بندہ ان مضامین میں اپنے ہی

نفس سے ہم کلام ہے۔ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

العَمَدُ للْحَيِّ الْقَيُّوْمِ  
قَالَ اللهُ خَيْرَ الرَّاغِبِيْنَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

۹۲۸۱

نُطْفَةٍ سے پیدا ہوا،

نُطْفَةٍ ہی پر فدا -

نُطْفَةٍ ہی کا شائق،

نُطْفَةٍ ہی کی آرائش و زیبائش

میں سرگرداں !

يا حَيِّ يا قَيُّوْمُ

العَمَدُ للْحَيِّ الْقَيُّوْمِ  
قَالَ اللهُ خَيْرَ الرَّاغِبِيْنَ

وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

## بِالْآخِرِ

قال الله تبارك وتعالى عزوجل

ذوالجلال والاکرام:

إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ

كُنْ فَيَكُونُ ۝ (یس: ۸۲)

جب (اللہ تعالیٰ) کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس

اس کا معمول تو یہ ہے کہ اُس چیز سے کہہ دیتا، کہ ہو جا،

پس وہ ہو جاتی ہے۔



رَبَّنَا تَقَبَّلْنَا إِنَّكَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ  
سُبْحَانَكَ رَبَّنَا إِنَّا كُنَّا بِمَا كُنَّا  
فَعْمَلِينَ

وَسَلِّ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ

آمِينَ



امروز سید مسعود مبارک دوشنبہ ۲۷ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ ہجری مقدس



ابو ایس محمد برکت علی، لودھانوی عرفی عنہ

الہاجر الی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم،

المستفیض دار الاحسان چک ۲۴۲ (دسوہہ) سمندی روڈ ضلع فیصل آباد۔ فون نمبر: ۳۶۶۰۰ پاکستان



بِإِذْنِ الْحَمْدِ مَا لِلْبَاقِيَةِ الْإِلَهِيَّةِ بِحَقِّ قَوْلِ الْهَمْدِ وَالْحَمْدِ لَكَ يَا وَجْهَنَا مُحَمَّدًا  
 السَّامِعِ وَالْمُرَاقِبِ وَالْمُعْتَمِدِ وَالْمُجْتَمِعِ وَالْمُتَمَكِّنِ وَالْمُتَمَكِّنِ وَالْمُتَمَكِّنِ وَالْمُتَمَكِّنِ  
 الْحَقِّ الْقَوِيُّ وَالْمُتَمَكِّنُ بِحَقِّ قَوْلِهِ

# قُلْ

عَشِقُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَذْهَبِي وَحَبِيبِي مِلَّتِي

وَطَائِفَتِي مِنْزِلِي !

(یہ کہہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق میرا

مذہب، محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے



ابراہیم محمد برکات علی لوڈھیانوی عفی عنہ

رَبَّنَا اقْبَلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 آمین آمین یا رب العالمین ط

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَحَبُّ إِلَيْنَا يَا أَيُّهَا  
اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مُحَمَّدِي النَّبِيِّ الْأَمْرِتِ  
وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَعَتَرَتِهِ بَعْدَ وَكُلِّ مَعْلُومٍ لَكَ وَبِعِدَّةِ خَلْقِكَ وَرَضَى نَفْسِكَ  
وَرَبِّكَ تَعَزَّيْتُكَ وَمَدَّادِ كَلِمَاتِكَ اسْتَغْفِرُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَدِيمُ وَأَمْرٌ بِالْأَمْرِ  
يَا مُحَمَّدُ يَا قُدْرَةَ

مكشوفات

منازل احسان

المعروف به

مقالات حکمت

دار الاحسان

ابو نيس محمد بركت علي لودھيا نوي

المقامات و الصغائر المقبول المصطفين دار الاحسان پاكستان فيصل آباد